04

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 35واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

7 تا 13 شعبان المعظم 1447ھ / 27 جنوری تا 2 فروری 2026ء

اس شمارے میں

ایک نیا بالفور اعلامیہ!

واقعہ معراج میں ہمارے لیے سبق

غزہ امن بورڈ: حقائق وخدشات

دامنِ قرطاس تنگ

لباس کے احکام وآداب

پاکستان کے دفاع کی ضمانت: اسلامی افواج

ہمارا مقصود آخرت ہے یا دنیا؟

سورۃ الشعراء کی آیت 20 میں ارشادِ الٰہی ہے: ''تم میں سے جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے' اُس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں' اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے' اُسے ہم دنیا ہی میں دے دیتے ہیں' مگر آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہے''۔

یہ بڑا پیارا اور اٹل قانون ہے جو اختصار کے ساتھ یہاں بیان ہوا ہے۔ آپ فیصلہ کیجیے کہ آپ آخرت کے طالب ہیں یا دنیا کے؟ آپ کا مقصود ومطلوب آخرت ہے یا دنیا؟ عقبیٰ چاہیے یا دنیا چاہیے؟ فیصلہ کیجیے! شعوری طور پر فیصلہ ہو' پھر اُس پر ڈٹ جائیے۔ یہ نہ ہو کہ دنیا ذرا ہاتھ سے جاتی دکھائی دی تو دل پژمردہ ہو گیا اور طبیعت مضمحل ہو گئی۔ اگر تم فیصلہ کر چکے ہو کہ تمہاری مراد آخرت ہے تو اگر دنیا میں کمی آ رہی ہے تو تمہیں کوئی پریشانی اور پشیمانی نہیں ہونی چاہیے۔ ''جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طلب گار ہے تو اس کی کھیتی میں ہم برکت دیتے رہتے ہیں۔'' اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں جو نیک اعمال انسان آگے بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں پروان چڑھاتا ہے' پالتا ہے' پوستا ہے' ترقی دیتا ہے۔ '' اور جو کوئی طالب بن جاتا ہے، دنیا کی کھیتی کا۔'' جس کا مقصود ومطلوب دنیا بن گئی تو ہم اُسے دے دیتے ہیں اس میں سے۔ ہم یہ نہیں کرتے کہ جو بہرحال دنیا ہی کا طالب بن گیا ہے' جس کی مراد دنیا ہی ہو گئی ہے' اُسے ہم دنیا سے بھی محروم کر دیں۔ لہٰذا دنیا میں اُسے ہم کچھ دے دلا دیتے ہیں۔

پھر ایسے شخص کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ ''تم یہ چاہو کہ یہ بھی ملے اور وہ بھی ملے' دودو اور وہ بھی چپڑی' یہ مشکل ہے۔ طے کرو کہ کیا اصل مطلوب ومقصود اور مراد ہے! آخرت کے طلب گار ہو تو آخرت کی کھیتی میں برکتیں ہی برکتیں ہیں' بڑھوتری ہی بڑھوتری ہے' لیکن اگر تم طالب دنیا بن گئے ہو تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں سے تمہیں کچھ نہ کچھ ضرور دے دے گا لیکن آخرت میں تمہارا کوئی حصہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ
توحید عملی

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الهدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

1168

اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق، رازق اور مالک ہے!

سورۃ الرّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت:40

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ؕ ہَلۡ مِنۡ شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِکُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۴۰﴾

آیت ۴۰ ﴿اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ؕ﴾ ’’اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا‘ پھر تمہیں رزق دیا‘ پھر وہ تمہیں موت دے گا‘ پھر تمہیں زندہ کرے گا۔‘‘

﴿ہَلۡ مِنۡ شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِکُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ﴾ ’’کیا تمہارے شریکوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی بھی کام کرتا ہو؟‘‘

اے گروہ مشرکین! کیا تمہارے لات‘ منات اور عزیٰ میں سے کوئی ہے جو ان میں سے کوئی ایک کام بھی سرانجام دینے کی قدرت رکھتا ہو؟ دراصل مشرکین مکہ خود ہی یہ تسلیم کرتے تھے کہ اُن کا خالق اللہ ہے اور زندگی و موت کا اختیار بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ لات و منات وغیرہ کے بارے میں اُن کا عقیدہ یہ تھا: ﴿ہٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ﴾ (یونس:۱۸) کہ وہ اللہ کے ہاں اُن کی سفارش کریں گے اور اُن کی سفارش سے آخرت میں وہ چھوٹ جائیں گے۔

﴿سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۴۰﴾﴾ ’’وہ پاک ہے اور بہت بلند و برتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔‘‘

درس حدیث

دعوت الی اللہ کا اجر و ثواب

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ قَالَ: ((مَنۡ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الۡاَجۡرِ مِثۡلُ اُجُوۡرِ مَنۡ تَبِعَہٗ لَا یَنۡقُصُ ذٰلِکَ مِنۡ اُجُوۡرِھِمۡ شَیۡئًا وَمَنۡ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیۡہِ مِنَ الۡاِثۡمِ مِثۡلُ اٰثَامِ مَنۡ تَبِعَہٗ لَا یَنۡقُصُ ذٰلِکَ مِنۡ اٰثَامِھِمۡ شَیۡئًا)) (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص (لوگوں کو) ہدایت کی طرف دعوت دے (اور وہ اس کی دعوت کو قبول کر کے صحیح راستہ پر چل پڑیں) تو اُسے اُس کے پیروکاروں کے ثواب کی مانند اجر ملے گا، بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ اور جو شخص (لوگوں کو) گمراہی کی طرف دعوت دے تو اُسے اپنے پیروکاروں کے گناہوں کی مانند بوجھ برداشت کرنا پڑے گا بغیر اس کے کہ اُن کے گناہوں میں کوئی کمی کی جائے۔‘‘

تشریح: بے شک اللہ کی طرف دعوت دینے والے کا اللہ کے ہاں بہت بڑا مرتبہ ہے۔ داعیٔ حق کی کوششوں سے جو لوگ بھی راہِ حق پر چل پڑیں ظاہر ہے کہ وہ اجر اور ثواب کے مستحق ہیں لیکن داعی حق کو بھی اُن کے برابر ثواب ہوگا۔ بالکل یہی حال کفر اور گمراہی کا ہے۔ جو شخص کفر، گمراہی یا اللہ کی نافرمانی کی دعوت دے اور خلقِ خدا کو راہِ راست سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے تو وہ اللہ کے ہاں معتوب اور مجرم ہے۔ اُسے اپنی غلط کاری کی سزا تو ملے گی ہی لیکن اس کے علاوہ اُسے اُن سب غلط کاروں کی مجموعی سزا بھی بھگتنی پڑے گی جو اُس کی پیروی کرنے والوں کو دی جائے گی۔ (العیاذ باللہ)

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
7 تا 13 شعبان المعظم 1447ھ جلد 35
27 جنوری تا 2 فروری 2026ء شمارہ 04
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
رضاء الحق

ایک نیا بالفور اعلامیہ!

آخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ اِس کا اظہار ہم متعدد اداریوں میں تسلسل سے کرتے آئے ہیں۔ پاکستان نے ٹرمپ بلکہ صحیح تر الفاظ میں صہیونیوں کے نام نہاد ''غزہ امن بورڈ'' میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے بلکہ معاہدہ پر دستخط بھی کر دیئے ہیں۔ مملکت خداداد کی تاریخ میں شاید یہ سیاہ ترین ابواب میں سے ایک ہو۔

غزہ کو تباہ و برباد کرنے والوں، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں سمیت میڈیا کی اطلاعات کے مطابق 70 ہزار سے زائد فلسطینی مسلمانوں کو شہید کرنے والوں، ارضِ مقدس اور مسجد اقصیٰ پر ناجائز قبضہ کرنے اور اس کی بے حرمتی کرنے والوں اور گریٹر اسرائیل کے توسیعی منصوبہ پر عمل پیرا صہیونیوں سے کندھے سے کندھا ملانا کسی بھی مسلم ملک کے لیے ناقابل تلافی جرم سے کم نہیں۔ کیا نام نہاد غزہ امن معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نام پر ایک ایسا ادارہ قائم کرنا جس کی سربراہی ٹرمپ جیسا ظالم کرے، جو خود یہودیوں کا ازلی غلام ہے، کسی سانحے سے کم ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ جب 60 ممالک کو ٹرمپ نے غزہ امن بورڈ اور اس کے زیرِ اہتمام ''امن'' کے قیام اور ''ظلم'' کے خاتمے کے ذمہ دار ''بورڈ آف پیس'' میں شمولیت کی دعوت دی تھی، تو وہ ایک نو وارد ''نیو ورلڈ آرڈر'' کا اعلان تھا۔ اقوامِ متحدہ اور اس جیسے دیگر تمام سیاسی و معاشی ادارے جو دوسری جنگ عظیم کے بعد صہیونی مقاصد کے حصول اور کمیونسٹ و مسلم دنیا کے تارپول بکھیرنے کے لیے قائم کیے گئے تھے، اپنی طبعی عمر اور مقاصد پورے کر چکے ہیں۔ اُن کی جگہ اب نئے ادارے مستقبل کے صہیونی مقاصد کے حصول اور یہود کے مفادات کے تحفظ کے لیے قائم کیے جائیں گے۔

ستم ظریفی دیکھیے کہ غزہ میں قتل عام کرنے اور اُسے تباہ و برباد کرنے کے اصل مجرم ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کو تو ''کلین چٹ'' دے دی گئی ہے، البتہ وہ ممالک جو تین سال سے زائد بورڈ آف پیس کے رکن رہنا چاہیں گے، اُنہیں ایک ارب ڈالر نقد ادا کرنا ہوں گے۔ کیا یہ وہی تاوان نہیں جسے، بقول جیرڈ کشنر، استعمال میں لا کر غزہ کی پٹی کو دبئی سے بڑھ کر قیمتی ''واٹر فرنٹ پراپرٹی'' بنایا جائے گا۔ کچھ اسی نوعیت کی بات ٹرمپ اور کشنر ''غزہ ریویرا'' Gaza Riviera منصوبہ میں بھی پیش کر چکے ہیں۔ پھر یہ کہ اسی رقم کو اسرائیل نہتے فلسطینیوں پر بمباری کے لیے بھی استعمال کرے گا۔

غزہ امن بورڈ کے لیے پالیسی سازی اور اس پر عمل درآمد کا ذِمّہ دار ذیلی ادارہ ''بورڈ آف پیس'' ہوگا۔ اس کی ساخت اور ڈائریکٹرز کا بھی سن لیجیے۔ اِس ذیلی ادارے کا چیئرمین بھی ٹرمپ ہی ہوگا اور دیگر ڈائریکٹرز میں ٹرمپ کا بدنامِ زمانہ یہودی داماد جیرڈ کشنر، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو، ٹرمپ کا دیرینہ یار اور ارب پتی پراپرٹی ٹائیکون وٹکوف اور اُس کا 30 سالہ وہ بیٹا جو پاکستان میں کرپٹو کرنسی متعارف کروا کر اُس کی ملکیت کے خواب دیکھ رہا ہے، ورلڈ بینک کا سکھ صدر اجے بانکا جو پکا امریکہ نواز ہے، جنگی جرائم کا ایک اور بے تاج بادشاہ برطانیہ کا سابق وزیراعظم ٹونی بلیئر، GFH کے نام سے غزہ میں ''امدادی

کارروائیوں‘‘ کی آڑ میں ہزاروں بے گناہوں کو شہید کرنے والا لائٹ سٹون اور دیگر لاتعداد صہیونی و صہیونی نواز اس بورڈ آف پیس میں شامل ہیں۔ کچھ نام مسلمانوں کے بھی ہیں، مثلاً ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان اور مصری انٹیلی جنس کے سربراہ میجر جنرل حسن رشاد۔ پاکستان نے البتہ بورڈ آف پیس میں اپنے نمائندہ کا تاحال اعلان نہیں کیا۔

حیرت انگیز طور پر بورڈ آف پیس کی دستاویز میں درج ہے: ’’چیئرمین کو بورڈ آف پیس کے مشن کو پورا کرنے کے لیے، ضروری یا موزوں سمجھتے ہوئے، ذیلی ادارے قائم کرنے، ان میں ترمیم کرنے یا انہیں ختم کرنے کا خصوصی اختیار حاصل ہوگا۔‘‘ ’’وہ ایگزیکٹو بورڈ کے اراکین کا انتخاب کریں گے جو ’عالمی سطح کے رہنما‘ ہوں گے اور ’’دو سالہ مدت کے لیے خدمات سرانجام دیں گے، تاہم چیئرمین انہیں برطرف بھی کر سکیں گے۔‘‘ چیئرمین بورڈ آف پیس کی جانب سے قرارداد یں یا دیگر ہدایات بھی جاری کر سکیں گے۔ چیئرمین کو صرف ’’رضاکارانہ استعفیٰ یا نااہلی کی صورت‘‘ میں ہی تبدیل کیا جاسکے گا۔ گویا ویٹو کا اختیار اب صرف اور صرف ٹرمپ (صہیونوں اور صہیونی نوازوں) کو حاصل ہوگا!

جمعرات 22 جنوری 2026ء کو سارے عالم نے دیکھا کہ دنیا کے کم وبیش 60 بےحس ممالک کے نمائندگان نے فرعون نما رعونت کے حامل اداکار کی موجودگی میں بورڈ کے چارٹر پر ہنستے مسکراتے دستخط کیے۔ اس تقریب میں پاکستان کی جانب سے دو شخصیات نے حصہ لیا، جن میں ایک کاغذ کی حد تک اور دوسری حقیقت میں طاقتور شخصیت ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جنگی مجرموں اور انسانیت کے خلاف جرائم کی Who's Who فہرست میں پاکستان کی حکومت اور مقتدر حلقے بھی اپنا نام لکھوا بیٹھے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہی ابراہم اکارڈز کی نئی ہیئت ہے!

بورڈ کے چارٹر میں درج ہے کہ ’’امن‘‘ کے قیام اور ’’ظلم‘‘ کے خاتمے کے لیے حماس اور اس جیسی دیگر تنظیم کو غیر مسلح کرنا ناگزیر ہے، جس کے لیے قائم کی گئی ’’نئی نیٹو‘‘ یعنی غزہ استحکام فورس کردار ادا کرے گی۔ چند روز قبل ایک پریس کانفرنس کے دوران ٹرمپ کچھ یوں گویا ہوا: ’’میں (یعنی ٹرمپ) حماس، حزب اللہ اور دیگر فلسطینی مسلح تنظیم کو ختم کر کے چھوڑوں گا۔‘‘ ہر دور کا فرعون نما شیطان ایسے ہی دعوے کرتا ہے۔ بہرحال، ہمارے نزدیک ارضِ مقدس میں غاصب صہیونیوں اور اُن کے معاونین کے خلاف مسلح جدوجہد کبھی ختم نہ ہوگی، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لا کر دجال کو قتل نہ کر دیں۔ آخرالزماں سے متعلق اس تجزیے کی علمی (epistemological) بنیاد اور دلیل احادیث مبارکہ میں دی گئی خبریں ہیں۔

موضوع طویل ہے جس پر سیر حاصل گفتگو اللہ نے چاہا تو آئندہ کسی اداریے میں ہوگی۔ سرِ دست غزہ امن بورڈ اور بورڈ آف پیس پر کیے گئے اِن دو تبصروں پر اختتام کرتے ہیں۔

’’جب شیطان نہ ملا تو بلیئر کو بلا لیا گیا!‘‘ (برطانوی صحافی ایش سارکار، 21 نومبر 2025، Channel 4)

’’غزہ امن بورڈ‘‘ اور ’’بورڈ آف پیس‘‘ کا قیام ایک نیا بالفور اعلامیہ ہے‘‘ (حماس کے سینئر رہنما، ڈاکٹر بسام نعیم، 11 اکتوبر 2025، Sky News)

❁❁❁

گوشہ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اوران کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 14: اگر انٹرسٹ پر مبنی معاملات اور قوانین کو غیر اسلامی قرار دے دیا جائے تو ماضی میں بیرونی ممالک سے جو قرضے لیے گئے تھے اور مسلم وغیر مسلم ممالک سے جو مالی معاہدے کیے گئے تھے ان کے بارے میں کیا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے؟

جواب: اصولی اور نظری اعتبار سے ان میں سے جو قرضے اور مالی معاہدات سودی لین دین پر مبنی ہیں وہ حرام ہیں‘ کیونکہ قرآن وسنّت کے احکام کی خلاف ورزی کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا عہد توڑ کر کوئی معاہدہ کرنا اور پھر اس معاہدے کو پورا کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس حرام سے بچنے کے لیے ایک مسلمان کے لیے شرعاً ایسے معاہدہ کو توڑ دینا واجب ہے۔ ایسے معاہدات اور بین الاقوامی قرضے جن میں سود کی ادائیگی شرط ہے ان کے باطل اور فاسد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا‘ کیونکہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ ،مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَیْسَ لَہٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ))

(صحیح البخاری ‘کتاب الصلاۃ‘ رقم:۴۵۶)

’’کیا بری حالت ہے ان لوگوں کی جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں جائز نہیں ہیں۔ جس نے بھی کوئی ایسی شرط لگائی جو اللہ کی کتاب میں جائز نہ ہو تو اس کی یہ شرط پوری نہ کی جائے گی اگرچہ اس نے سو مرتبہ لگائی ہو۔‘‘

(جاری ہے)

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1371 دن گزر چکے!

واقعۂ اسراء و معراج میں ہمارے لیے سبق

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 16 جنوری 2026ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

اسراء و معراج کا واقعہ اسلامی تاریخ اور سیرتِ رسول ﷺ کا بہت اہم واقعہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ واقعہ 27 رجب کو پیش آیا ہے، کچھ اور روایات میں تاریخ کے حوالے سے اختلاف بھی ہے تاہم عموماً 27 رجب کو ہی ہمارے ہاں اس موضوع پر گفتگو ہوتی ہے۔ اس واقعہ میں ہمارے لیے جو اسباق ہیں ان پر آج کلام کرنا مقصود ہے۔ اس واقعہ کی صورت میں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے عجائبات کا تذکرہ ہمارے سامنے آتا ہے اور دوسری طرف امام الانبیاء ﷺ کی شانِ اقدس اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور التفات کا ذکر بھی ہمارے سامنے آتا ہے۔ موجودہ اُمت کو اُمت مسلمہ قرار دیئے جانے اور دنیا کی امامت کا سابقہ اُمت سے لے کر موجودہ اُمت کے حوالے کیے جانے کے احوال بھی اس واقعہ کے ذریعے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ نماز کا تحفہ اور سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کا تحفہ معراج کی شب عطا ہوا۔ کبائر میں مبتلا لوگوں کی معافی کی خوش خبری بھی اسی رات ملی بشرطیکہ وہ شرک کا ارتکاب نہ کریں۔ اسی طرح اس واقعہ میں حق کی راہ پر چلنے والوں کے لیے بھی سبق ہے کہ اس راہ میں جو صبر کرتا ہے اور محنت اور مشقت جھیلتا ہے اُس کو رب کتنا نوازتا ہے۔ پھر یہ کہ ایمان کس چیز کا نام ہے یہ بھی اس واقعہ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے طرزِ عمل سے واضح ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہت سے مشاہدات کروائے، جہنم کے عذابوں کی کیفیات دکھائی گئیں اور جنت کے نظارے بھی کرائے گئے۔ ان میں بھی یقیناً ہمارے لیے کوئی سبق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا اور اسی سورت کی آیت 60 میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک آزمائش بھی قرار دیا۔ پہلی آیت میں فرمایا:

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ①﴾

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی راتوں رات اپنے بندے (ﷺ) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (دُور کی مسجد) تک۔ جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا' تاکہ ہم دکھائیں اُس (بندے محمد ﷺ) کو اپنی نشانیاں۔ یقیناً وہی ہے سب کچھ سننے والا' دیکھنے والا ہے۔''

مرتب: ابو ابراھیم

سفرِ معراج کا جو زمینی حصہ ہے اس کو اسراء کہا جاتا ہے۔ یعنی معراج کا وہ حصہ ہے جس میں آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف سے بیت المقدس تک کا سفر کیا۔ اس کے بعد آسمانی سفر کا تذکرہ سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں ہے:

﴿عِنۡدَ سِدۡرَۃِ الۡمُنۡتَہٰی ⑭ عِنۡدَہَا جَنَّۃُ الۡمَاۡوٰی ⑮ اِذۡ یَغۡشَی السِّدۡرَۃَ مَا یَغۡشٰی ⑯ مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ⑰ لَقَدۡ رَاٰی مِنۡ اٰیٰتِ رَبِّہِ الۡکُبۡرٰی ⑱﴾ (النجم) ''سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ جنت الماویٰ بھی اس کے پاس ہی ہے۔ جبکہ چھائے ہوئے تھا سدرہ پر جو چھائے ہوئے تھا۔ (اُس وقت محمد ﷺ کی) آنکھ نہ تو کج ہوئی اور نہ ہی حد سے بڑھی۔ انہوں نے اپنے رب کی عظیم ترین آیات کو دیکھا۔''

اس کے بعد کی تفصیلات ہمیں احادیث میں ملتی ہیں کہ کس طرح آپ ﷺ کو تمام آسمانوں کی سیر کروائی گئی اور وہاں کن کن انبیاء کرام ؑ سے ملاقات ہوئی اور ان سے گفتگو بھی ہوئی۔ پھر جنت اور جہنم کے مشاہدات بھی کروائے گئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کی ملاقات بھی ہوئی۔ یہ سب کچھ ہونے کے بعد جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے وضو کا پانی بہہ رہا تھا، دروازے کی کنڈی اُسی طرح ہل رہی تھی اور آپ ﷺ کا بستر مبارک اسی طرح گرم تھا جیسا کہ آپ ﷺ چھوڑ کر گئے تھے۔ اب یہ ہمارے عقیدے کا معاملہ ہے۔ جن لوگوں کا ایمان کمزور ہوگا تو وہ سوال کریں گے کہ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی لیے سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اس واقعہ کا ذکر کرنے سے پہلے لفظ سُبۡحٰنَ استعمال کیا ہے۔ ہم بھی اکثر سبحان اللہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں: اللہ پاک ہے، یعنی ہر عیب سے پاک ہے، ہر حاجت، کمی، کمزوری، ضرورت اور ضعف و زوال سے پاک ہے۔ یعنی انسان کے لیے سفر معراج کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے، ناممکن ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ انسان کی عقل محدود ہے، انسان کی ریسرچ کی بھی ایک حد ہے مگر اللہ تعالیٰ کا علم اور اُس کی قدرت لامحدود ہے۔ وہ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اور بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ہے۔

آج سائنس نے ترقی کر لی، روشنی کی رفتار کو بھی ناپ لیا گیا۔ اس سے آگے کے مراحل بھی ہم طے کر رہے ہیں۔ آج کا ذہن سائنٹیفک ریسرچ کو قبول کرنے کو تیار ہوتا ہے مگر صدیق اکبر ؓ کو واقعہ معراج پر ایمان لانے کے لیے کسی سائنٹیفک توجیہہ کی ضرورت نہیں پڑی۔ صدیق اکبر ؓ کے لیے اتنی بات کافی تھی کہ اگر پیغمبر ﷺ نے یہ فرمایا تو برحق ہے۔

اللہ تعالیٰ زمان و مکان کا پابند نہیں ہے۔ وضو کا پانی واپسی پر بہہ رہا تھا، دروازے کی کنڈی ہل رہی تھی اور بستر گرم تھا، صرف اتنے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو پوری کائنات کی سیر کرا دی، انبیاء کرام سے ملاقات بھی

ہوئی، کلام اور گفتگو بھی ہوئی، نماز باجماعت بھی ادا کی گئی اور اللہ تعالیٰ سے نماز کے بارے میں گزارشات بھی ہوئیں۔ ایک لحاظ سے پوری کائنات کا وقت آپ ﷺ کے لیے روک دیا گیا۔ یہ اللہ کی قدرتِ کاملہ کا اظہار ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں لفظ برکت بھی آیا۔ جس کے معنی ہیں کسی شے میں غیر محسوس طریقے سے اللہ کی نصرت اور تائید کا شامل ہونا اور اس شے میں اضافہ ہونا۔ ہم احادیث میں سنتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کی عمر اور اُس کے رزق میں اضافہ یعنی برکت ہو اُسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔ بعض لوگوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک اوسط عمر انہوں نے گزاری ہوتی ہے مگر اتنا کام اللہ تعالیٰ اُن سے لے لیتا ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ماضی قریب کے کئی بزرگوں کا دینی اور علمی کام اتنا زیادہ ہے کہ ہم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ برکت کی انتہا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے اور اس برکت کی بھی انتہا معراج کا واقعہ ہے کہ پوری کائنات کی سیر اللہ تعالیٰ نے کروا دی حالانکہ اس کے لیے کئی ہزار سال کی عمر چاہیے۔ اس میں ہمارے لیے رہنمائی یہ ہے کہ برکت کا لفظ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہو سکتا ہے کیونکہ برکت صرف وہی عطا کر سکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (الملک:1) ''بہت ہی بابرکت ہے وہ ہستی جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے''۔

یعنی برکت کا براہ راست تعلق اللہ کی ذات سے ہے اور جس کا جتنا تعلق اللہ کی ذات سے گہرا اور مضبوط ہوگا اُس کے معاملات اور اُس کی زندگی میں اتنی ہی برکت آتی چلی جائے گی۔ اس پوری کائنات میں سب سے مضبوط ترین تعلق اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کا تھا۔ لہٰذا معراج کے ذریعے آپ ﷺ پر برکت کی انتہا ہوگئی۔

سفرِ معراج کے دوران آپ ﷺ کو بیت المقدس لے جایا گیا جہاں آپ ﷺ نے تمام انبیاءؑ کی امامت کروائی۔ اسی لیے حضور ﷺ کو امام الانبیاء بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ختم نبوت کی طرف بھی ایک اشارہ تھا اور اس بات کا بھی اشارہ تھا کہ اب سے بیت المقدس کا انتظام بھی آپ ﷺ کی اُمت کے پاس ہوگا۔ دینی دلائل کی بنیاد پر یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ فلسطین پر اصل حق مسلمانوں کا ہے، اس پر صہیونی قبضہ ہٹ دھرمی اور بدمعاشی ہے۔

معراج کا واقعہ طائف کے واقعہ کے بعد ہوا، اس پر سب مورخین کا اتفاق ہے۔ طائف میں آپ ﷺ کو جس قدر تکلیف پہنچائی گئی اور جس قدر اذیت سے آپ ﷺ گزرے، اُس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس حوالے سے علامہ مناظر احسن گیلانیؒ نے اپنی کتاب ''النبی الخاتم'' میں بڑی خوبصورت بات لکھی ہے کہ جب زمین والوں نے آپ ﷺ کو مٹانے کی پوری کوشش کی، آپ ﷺ کو کمزور کرنے اور آپ ﷺ کی جدوجہد کو ناکام بنانے میں انتہا کر دی تو آپ ﷺ کے لیے آسمان سے عروج کی انتہا بخشے جانے کا فیصلہ آگیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ معراج سے قبل اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو گویا ڈھیل دے رکھی تھی کہ جس قدر چاہو پیغمبر ﷺ کے صبر اور استقامت کا امتحان لے لو، جس قدر چاہو پرکھ کر دیکھ لو پیغمبر ﷺ کی استقامت میں کمی نہیں دیکھو گے لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے گویا فیصلہ کر لیا کہ آپ ﷺ کو عروج کی وہ انتہا عطا کی جائے گی جس تک کوئی انسان نہیں پہنچ سکے گا۔ قرآن میں اسی شان کو بیان کیا گیا:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝﴾ (الانشراح) ''اور ہم نے آپؐ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔''

واقعہ معراج کے ذریعے گویا عروجِ محمدی ﷺ کے اظہار کا اعلان ہو رہا ہے۔ اس کے بعد ہجرتِ مدینہ کا مرحلہ شروع ہوتا ہے اور پھر وہاں دین کے غلبے کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سارے واقعہ میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ اللہ کے دین کے غلبے کی جدوجہد میں صبر اور مشقت کے مراحل سے گزرنا پڑے گا۔ سورۃ البقرہ میں اللہ فرماتا ہے: ''اور ہم تمہیں لازماً آزمائیں گے کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کے نقصان سے۔'' (البقرۃ:155) آگے فرمایا:

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾ ''اور (اے نبی ﷺ!) بشارت دیجیے ان صبر کرنے والوں کو۔''

مکی دور میں صبر کی انتہا تھی، اس دور کی سورتوں میں صبر کا بیان ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ (النحل:127)
''اور (اے نبی ﷺ!) آپ صبر کیجیے اور آپؐ کا صبر تو اللہ ہی کے سہارے پر ہے۔''

﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ﴾ (المزمل:10)
''اور جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اس پر صبر کیجیے۔''

﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝﴾ (المعارج)
''تو آپؐ بڑی خوبصورتی سے صبر کیجیے۔''

﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا﴾ (الطور:48)
''(اور اے نبی ﷺ) آپ اپنے ربّ کے فیصلے کا انتظار کیجیے۔ بے شک آپؐ ہماری نگاہوں میں ہیں۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے خود فرمایا جتنا مجھے اللہ کی راہ میں ستایا گیا اتنا کسی نبی کو نہیں ستایا گیا لیکن اللہ فرماتا ہے کہ اے نبی ﷺ! آپؐ ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ پھر فرماتا ہے:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝﴾ (الانشراح)
''تو یقیناً مشکل ہی کے ساتھ آسانی ہے۔''

معلوم ہوا کہ آسانی کا معاملہ، اللہ کی نصرت، راحت اور مدد کا معاملہ بیٹھے بٹھائے نہیں ملتا۔ اس کے لیے صبر آزما مشقتوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ صبر اور استقامت کا دامن مضبوطی سے تھام کر رکھنا پڑتا ہے۔ اس میں اُمت کے لیے بھی سبق ہے کہ گھر بیٹھے بٹھائے اللہ کا دین ہرگز غالب نہیں ہوگا۔ اس کے لیے محنت اور مشقت کرنی پڑے گی اور صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑے گا۔ اللہ کی راہ میں اپنی جان، مال، وقت اور صلاحیتوں کو کھپانا پڑے گا۔ اسی لیے فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21) ''(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔''

معراج کے واقعہ کے بعد جب آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ خبر سنائی تو کفار نے مذاق اُڑانا شروع کر دیا، مشرکین مکہ کے ہاتھ گویا آپ ﷺ کی کردار کشی اور (معاذ اللہ) آپؐ پر الزام تراشی کا ایک اور موقع لگ گیا، انہوں نے پہلے تو لوگوں کو خوب گمراہ کرنے کی کوشش کی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنے معمولی وقت میں کوئی آسمانوں کی سیر کر کے واپس آجائے، پھر اسی کوشش میں وہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس گئے اور کہا کہ یہ کیسی بات ہے؟ آپ ؓ نے فوراً جواب دیا کہ اگر محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ کہا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ بالکل ایسا ہی ہوا ہے۔ گویا واقعہ معراج کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں صدیقیت کا مقام بھی سمجھا دیا کہ بغیر شک کیے ایمان لے آؤ۔ صدیق اکبر ؓ نے کہا میں ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ کے مقرب فرشتے آپ ﷺ کے پاس بار بار آتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو آسمانوں پر بلا لے تو اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ بعض لوگ عقل کی بنیاد پر معجزات کو پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس پر مولانا مودودیؒ نے بہت خوبصورت جملہ لکھا ہے کہ اگر تمہارے نزدیک اللہ کی قدرت محدود اور اُس کی ذات مجبور ہے تو پھر اللہ کو ماننے کا تکلف ہی نہ کرو لیکن اگر تم اُس اللہ کو مانتے ہو جو کہ علیٰ کل شیء قدیر ہے تو پھر شک کیوں کرتے ہو؟

انسان کا امتحان ایمان بالغیب سے شروع ہوتا ہے۔ قرآن کے شروع میں ہی بتادیا گیا کہ جنت میں وہ لوگ جائیں گے جو متقی ہوں گے اور متقی کی پہلی شرط یہ بتائی کہ: ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾ (البقرہ:3) ''جو ایمان رکھتے ہیں غیب پر۔''

معراج کی شب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے نماز کا خوبصورت تحفہ بھی عطا کیا۔ پہلے 50 نمازیں عطا کی گئیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ یہ بہت زیادہ ہیں کم کروائیے۔ پھر کرتے کرتے صرف 5 نمازیں منظور ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شب موجودہ اُمت مسلمہ پر مزید یہ انعام کیا کہ روزانہ کی نمازیں تو 5 ہوں گی لیکن ان کا اجر 50 نمازوں کے برابر عطا ہوگا۔ آج ہم اگر 5 نمازیں بھی وقت پر ادا نہیں کر رہے تو یہ ہماری بدبختی اور نااہلی ہے۔ حالانکہ انسان غور کرے، دین کے باقی تمام احکام اللہ نے زمین پر آپ ﷺ کو عطا کیے لیکن نماز آسمانوں پر عطا کی گئی۔ نماز کی کس قدر اہمیت ہے، اس کا ہمیں اندازہ ہونا چاہیے تاکہ ہم اس کی ناقدری نہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کے زمانے میں تو نماز کی اس قدر اہمیت تھی کہ منافقین کو بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی پڑتی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر نہیں پڑھیں گے تو منافق کہلائیں گے۔ منافق کو بھی معلوم تھا کہ 5 نمازیں ادا کروں گا تو مسلمان مانا جاؤں گا۔ لیکن آج ہماری عظیم اکثریت مطمئن بیٹھی ہے کہ پانچوں نمازیں ضائع کر کے بھی ہم مومن ہیں۔ کوئی بادشاہ اپنے دربار میں بلا کر کسی کو تحفہ دے اور وہ اُسے اُٹھا کر پھینک دے تو کس قدر ناقدری تصور ہوگی اور بادشاہ کس قدر غضب ناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جو پوری کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے، اپنے دربار میں امام الانبیاء ﷺ کو بلا کر نماز کا عظیم تحفہ عطا کیا مگر آج ہم نماز کی کس قدر ناقدری کر رہے ہیں۔

معراج کی شب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو دوسرا تحفہ عنایت کیا وہ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات ہیں۔ پورا قرآن زمین پر نازل ہوا لیکن یہ دو آیات آسمانوں پر عطا کی گئیں۔ ان کی کس قدر فضیلت اور اہمیت ہوگی۔ آپ ﷺ رات کے معمولات میں ان دو آیات کی تلاوت بھی فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے۔ ان آیات میں ایمانیات کا بیان بھی ہے، بندگی کے تقاضوں کا ذکر بھی ہے اور اللہ سے کیسے مانگا جائے اس کا ذکر بھی ہے۔ فرمایا:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾﴾

''اے ہمارے ربّ! ہم سے مؤاخذہ نہ فرمانا اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطا ہو جائے۔ اور اے ربّ ہمارے! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے۔ اور اے ربّ ہمارے! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہم سے درگزر فرماتا رہ! اور ہمیں بخشتا رہ! اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا مولا ہے۔ پس ہماری مدد فرما کافروں کے مقابلے میں۔'' (286)

اب چونکہ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بلا کر خود عطا فرمائی ہے لہٰذا اس کی خاص اہمیت ہے۔ اسی لیے حدیث میں آتا ہے کہ ان کے دعاؤں کے جواب میں اللہ فرماتا ہے: (قد فعلت)۔ یعنی جو مانگ رہے ہو میں عطا کر چکا۔ سبق یہ ہے کہ ان دعاؤں کو ہمیں اپنے معمولات میں شامل کرنا چاہیے۔

سفرِ معراج کے دوران آپ ﷺ کو جہنم کے کچھ مشاہدات کرائے گئے۔ مثال کے طور پر غیبت کرنے والے لمبے لمبے ناخنوں کے ساتھ اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے۔ سود خوروں کا انجام دکھایا گیا کہ ان کے بڑے بڑے پیٹوں میں سانپ دوڑ رہے تھے۔ یتیم کا مال ہڑپ کرنے والوں کے ہونٹ لٹکے ہوئے تھے اور جہنم کے انگارے ان کے منہ میں جا رہے تھے اور فضلہ کی جگہ سے نکل رہے تھے۔ اسی طرح جن لوگوں کے قول و فعل میں تضاد ہے ان کی زبانوں کو بڑی بڑی قینچیوں سے کاٹا جارہا تھا۔ یہ مستقل عذاب ہیں۔ آج منبر و محراب سے بڑی بڑی باتیں ہوتی ہیں لیکن عملاً کیا ہو رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب جہنم سے بچائے۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو زبان کی وجہ سے معاشرے میں فتنہ اور فساد پھیلاتے ہیں۔ اسی طرح بے نمازیوں کے سروں کو بڑے بڑے پتھروں سے کچلا جارہا تھا۔ کچھ لوگ صاف ستھرا گوشت چھوڑ کر گلا سڑا ہوا گوشت کھا رہے تھے، یہ وہ لوگ تھے جو نکاح کے پاکیزہ رشتہ کی بجائے دنیا کی زندگی میں زنا اور حرام کاری میں ملوث رہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کو جنت کے نظارے بھی کروائے گئے۔ جیسا کہ ایک بڑی پیاری خوشبو آرہی تھی۔ جبرائیلؑ نے فرمایا کہ فرعون کی بیٹی کی خادمہ اسلام لے آئی تھی، ایک دن یہ خادمہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کر رہی تھی اچانک اُن کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی اس نے بسم اللہ پڑھ کر اُٹھایا۔ بیٹی نے فرعون کو بتایا۔ تو فرعون غضبناک ہوا کہ میرے بجائے کسی اور معبود کا نام کیوں لیا۔ اُس نے اُس خادمہ کو اس کے بچوں سمیت زندہ جلایا۔ یہ خوشبو ان کی ہڈیوں سے آرہی ہے۔ پھر آپ ﷺ کو سیدنا بلال ؓ کے قدموں کی چاپ جنت میں سنائی دی۔ بلال ؓ نے فرمایا: میں ہر وضو کے بعد دو رکعت نفل نماز ادا کرتا ہوں۔ اللہ ہمیں بھی توفیق دے۔ معراج کے یہ واقعات سبق دے رہے ہیں کہ اللہ کی عدالت میں رنگ، نسل، جاہ و حشمت کی کوئی اہمیت نہیں۔ صرف تقویٰ کی اہمیت ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے سیدنا عمر ؓ کا موتیوں کا محل جنت میں دیکھا۔ فرمایا: عمر! میں نے تیری غیرت کا لحاظ رکھا، میں تیرے محل میں داخل نہ ہوا۔ یہاں سے صحابہ کرام ؓ کا مقام معلوم ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ کو نہر کوثر دکھائی گئی۔ فرمایا: اس نہر کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جنت کا سب سے بڑا تحفہ یہ ہوگا کہ اللہ اپنا دیدار مومنین کو کروائے گا۔ کیا آج یہ تمنا ہمارے دلوں میں ہے کہ اللہ سے ہماری ملاقات ہو جائے؟ کیا ہمارا یہ ویژن ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت ہم سے مخاطب ہو کر فرمائے:

''اے نفسِ مطمئنہ! اب لوٹ جاؤ اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تم اس سے راضی، وہ تم سے راضی۔ تو داخل ہو جاؤ میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہو جاؤ میری جنّت میں!'' (الفجر 27 تا 30)

اگر آج ہمارا یہ ویژن نہیں ہے، زندگی گزارنے کا یہ مقصد نہیں ہے تو پھر ہماری زندگی بے کار ہے۔ لیکن اگر کسی کے دل میں یہ تمنا ہے تو پھر اُسے زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کے تابع گزارنا ہوگی۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾﴾ (الانعام) ''آپ ﷺ کہیے میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

اگر زندگی کا یہ مقصد نہیں ہے تو پھر ہماری زندگی جانوروں سے بھی بدتر ہے کیونکہ جانور بھی بے مقصد زندگی گزار کر ختم ہو جاتے ہیں، انسان شعور اور فطرت سے آگاہی رکھنے کے باوجود بھی اس انجام کو پہنچے تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بے مقصد زندگی سے بچائے اور اپنے دیدار کا شوق عطا فرمائے۔ آمین!

اقوام متحدہ جیسے بین الاقوامی ادارے کو بائی پاس کرکے ''بورڈ آف پیس'' بنانے کا مقصد صرف گریٹر اسرائیل کے صیہونی منصوبے کو تقویت پہنچانا ہے۔ اقوام متحدہ ختم ہوگا تو کشمیر کے متعلق قراردادیں بھی ختم ہوجائیں گی: رضاء الحق

بورڈ آف پیس کا اصل مقصد فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کرنا اور انہیں وہاں سے نکال باہر کرنا ہے اور اس کی بہت بڑی قیمت اُمّتِ مسلمہ کو چکانی پڑے گی: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

میزبان: وسیم احمد

"غزہ امن بورڈ: حقائق اور خدشات"

پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

سوال: غزہ امن بورڈ'' کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تاحیات سربراہی میں بننے والا یہ بورڈ آف پیس کیا غزہ کو امن اور خوشحالی دلا سکے گا؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور کے مصداق اغراض و مقاصد ہمیشہ کچھ اور ہوتے ہیں ، دکھائے کچھ اور جاتے ہیں ۔ پاکستان میں جتنی سیاسی جماعتیں ہیں، ان کے منشور آپ پڑھ لیں ، اُس کے مطابق ان سے اچھی جماعت دنیا میں کوئی نہیں لیکن عملی طور پر جو کیا جاتا ہے وہ کچھ اور ہوتا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ رئیل اسٹیٹ کا بہت بڑا ڈیلر ہے اور وہ غزہ کو رئیل اسٹیٹ انڈسٹری کے تناظر میں ہی دیکھ رہا ہے۔ وہ غزہ کو ٹورازم، کھیلوں کے میدان، سٹیڈیمز، کسینو اور نائٹ کلبز کے تناظر میں دیکھ رہا ہے۔ آپ سوچیے کہ ٹرمپ کے نام نہاد غزہ امن بورڈ کی اُمت مسلمہ کو کس قدر بڑی قیمت چکانی پڑے گی ۔ امریکی سلطنت خود چوری شدہ زمینوں پر بنائی گئی۔ امریکہ اب تک 225 جنگوں میں ملوث رہا ہے لیکن کسی ایک جگہ بھی امن اور انصاف قائم نہیں کیا۔ ٹرمپ نے راتوں رات ایک طرف غزہ امن بورڈ قائم کرلیا اور دوسری طرف اُس کا بورڈ آف گورنرز بھی قائم کرلیا۔ ایک کا کام ہے کہ وہ زمینی معاملات اور سول سروسز کی نگرانی کرے گا اور دوسرا مقامی حکام کے ساتھ رابطہ رکھے گا۔ راتوں رات اس کو خواب بھی آگیا کہ کس کس کو ان بورڈز میں شامل کرنا ہے۔ اس بورڈ میں جو لوگ شامل ہیں ان میں ایک ٹرمپ کا ماتحت اور انتہائی قریبی شخص سیکرٹری آف سٹیٹ مارکو روبیو ہے جو کہتا ہے کہ اگر حماس اسرائیل کو دھمکی دینے کی صلاحیت برقرار رکھے تو کوئی دیرپا امن قائم نہیں ہوسکتا اور نہ ہی دیگر ممالک کو غزہ میں سرمایہ لگانے پر قائل کیا جاسکتا ہے ۔ یعنی اس کے نزدیک حماس کا وجود اسرائیل کے لیے خطرہ ہے ۔ بورڈ میں شامل دوسرا شخص ٹرمپ کا خصوصی ایلچی سٹیو وٹکوف ہے جو حماس کو دھمکی دے رہا ہے کہ اگر اس نے آخری یرغمالی کی واپسی سمیت تمام شرائط پوری نہ کیں تو سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ تیسرا شخص ٹرمپ کا داماد اور صدارتی مشیر جیراڈ کشنر ہے جس کے بارے میں سب کو معلوم ہے

مرتب: محمد رفیق چودھری

کہ وہ اسرائیل کا کتنا ہمدرد ہے۔ چوتھا شخص ٹونی بلیئر ہے جو اس صدی کا شاید سب سے بڑا جنگی مجرم ہے۔ اس کے علاوہ وہ انسٹیٹیوٹ فار گلوبل چینج کو بھی لیڈ کرتا ہے اور کہا جارہا ہے کہ وہ یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی نسل کُشی میں شدید حد تک ملوث ہے۔ پانچواں شخص یہودی ارب پتی مارک روون ہے جو اپالو گلوبل مینجمنٹ کا CEO ہے اور نیویارک میں جیوش فیڈریشن آف نارتھ امریکہ کے بورڈ کی سربراہی بھی کرتا ہے۔ چھٹا شخص ورلڈ بینک کا صدر اجے بنگا ہے جو اسرائیل کا حمایتی اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔ ساتواں شخص امریکی قومی سلامتی کا نائب مشیر رابرٹ گیبریال ہے۔ اب اندازہ کرلیں کہ یہ لوگ غزہ میں مسلمانوں کے حقوق کے لیے کیا کریں گے؟ اسی طرح ایگزیکٹو بورڈ میں بھی انہی میں سے کچھ لوگ شامل ہیں جیسا کہ ٹرمٹ کا داماد کشنر ہے ، اس کے علاوہ سٹیو وٹکوف ، ٹونی بلیئر، یہودی ارب پتی روون بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ نئے لوگ بھی شامل ہیں جیسا کہ بلغاریہ کا سابق وزیر خارجہ نکولائی ملٹی نوف ، قبرص کا تاجر یا کر گابے اور اقوام متحدہ کا مندوب سگریڈ کاگ ۔ کچھ مسلمان بھی اس میں شامل ہیں جیسا کہ ترک وزیر خارجہ ہاکان فیدان، قطری اہلکار علی الصوادی اور مصری انٹیلی جنس کے سربراہ حسن رشاد وغیرہ۔ میں حیران ہوں کہ یہ سب یہاں کیا کررہے ہیں۔ ہم نے پچھلے پروگرام میں کہا تھا کہ 2026ء میں جو بڑے بڑے خطرات ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُمتِ مسلمہ کے کئی حکمرانوں کی بولی لگے گی۔ آپ دیکھئے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کھل کر اسرائیل کی مخالفت کرسکے یا مسلمانوں کے حق میں بول سکے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غزہ امن بورڈ کے اصل مقاصد کیا ہیں۔ ٹرمپ وہاں جو سیاحتی ، تجارتی اور تفریحی مراکز بنانا چاہتا ہے، اس کی سب سے بڑی قیمت مسلمانوں کو چکانی پڑے گی کہ ان کی زمینوں پر کفار کا قبضہ ہو جائے گا اور فلسطینیوں کو باہر نکال دیا جائے گا۔

رضاء الحق: اقوام متحدہ سمیت جتنے بھی بین الاقوامی ادارے دوسری جنگ عظیم کے بعد سے کام کررہے تھے، ان کے مقاصد پورے ہوچکے ہیں اور اب ان کا وقت بھی پورا ہو چکا ہے ۔ لہٰذا ان کی جگہ اب نئے ادارے بنیں گے۔ غزہ امن بورڈ اور بورڈ آف پیس دونوں کی قیادت ٹرمپ نے خود سنبھالی ہوئی ہے ۔ 60 ممالک کو اس بورڈ میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے، میرے خیال ہے کہ چین اور روس بھی انکار نہیں کریں گے کیونکہ اقوام متحدہ جیسے اداروں کے خاتمے کے بعد انہیں ایسے اداروں میں شامل رہنا ہوگا جہاں وہ امریکہ کو چیلنج کرسکیں۔ مسلم ممالک میں سے UAE اور آذربائیجان شامل ہوچکے ہیں ،

اسرائیل بظاہر مخالفت کر رہا ہے لیکن اصل میں یہ منصوبہ اُسی کا ہے اور وہ بھی شامل ہوگا اور وہی اس ادارے کو چلائے گا۔ اس کے علاوہ کوسووہ، بیلاروس، ہنگری، مراکش، کینیڈا اور امریکہ سمیت کل 10 ممالک اب تک اس بورڈ میں شامل ہو چکے ہیں۔ شاید پاکستان بھی جلد اس میں شامل ہو جائے گا۔ دراصل یہ غزہ امن معاہدے کا فیز ٹو ہے۔ جس کا ایک مقصد غزہ کو دوسرا دوبئی بنانا اور اس کے تقدس کو ختم کرنا ہے۔ اسی بہانے وہ فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کرلیں گے اور ان کو وہاں سے نکال دیں گے۔ صومالی لینڈ کا تذکرہ بھی آج کل چل رہا ہے کہ جہاں اہل غزہ کو بھیجا جا سکتا ہے۔ حماس کے وجود کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے، تمام سکیورٹی ادارے اس بورڈ کے ہاتھ میں ہوں گے۔ تمام تر معاشی اور انتظامی معاملات بورڈ کے پاس ہوں گے۔ اہل غزہ جنہوں نے اپنی سرزمین کے لیے اس قدر قربانیاں دی ہیں، وہ ابھی تک غزہ کے ملبے پر کھڑے ہو کر اذانیں بھی دے رہے ہیں۔ اب رمضان آئے گا تو نماز تراویح بھی انہی کھنڈرات میں ادا کریں گے۔ پچھلے دنوں خان یونس میں 777 حفاظ قرآن بچوں کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ فلسطینیوں میں اب بھی جذبہ اور عزم موجود ہے، وہ کسی صورت اپنی سرزمین پر صہیونیوں اور صہیونیت نوازوں کا قبضہ برداشت نہیں کریں گے۔ کفار کے منصوبے چلتے رہیں گے لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ کا منصوبہ ہی کامیاب ہوگا۔ ان شاء اللہ

سوال: بورڈ آف پیس میں پاکستان اور بھارت کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بھارت تو اسرائیل کا فطری اتحادی ہے۔ وہ لازماً شامل ہوگا۔ ایسی صورتحال میں پاکستان کو کیا کرنا چاہیے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: پاکستان کی خارجہ پالیسی جس طرح سے آگے بڑھ رہی کہ اس نے تمام تر مخالفت کے باوجود جوہری مقاصد بھی حاصل کر لیے، میزائل ٹیکنالوجی میں بھی ترقی کر لی، دفاعی معاہدے بھی کر لیے، چین اور روس کے ساتھ بھی تجارتی معاہدات کر لیے۔ امریکہ، یورپ اور کینیڈا کے ساتھ بھی تعلقات اُستوار رکھے ہوئے ہے، تو اس تناظر میں امید کی جاسکتی ہے کہ پاکستان درست فیصلہ کرے گا۔ میری رائے میں پاکستان کو غزہ امن بورڈ میں شامل نہیں ہونا چاہیے، بصورت دیگر پاکستان کشمیر کے معاملے میں اپنا حق کھو دے گا اور یہ بہت بڑا نقصان ہوگا۔ دوسرا نقصان یہ ہوگا کہ پاکستان اپنی سلامتی کو دشمنوں کی جھولی میں ڈال دے گا۔ 78 سال میں پہلی مرتبہ پاکستان نے بھارت کے مقابلے میں سر اُٹھا کر باوقار مقام حاصل کیا ہے۔ لیکن اگر پاکستان نے غزہ امن بورڈ میں شمولیت اختیار کی تو یہ اپنے مقام کو گرا لے گا۔ لہٰذا پاکستان کو اس کے خلاف سٹینڈ لینا چاہیے۔ کینیڈا جیسا ملک اس وقت امریکہ کو چیلنج کر رہا

2026ء میں جو بڑے بڑے خطرات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُمتِ مسلمہ کے کئی حکمرانوں کی بولی لگے گی۔

ہے۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے چین کے دورہ کے دوران چین سے معاہدے کر کے واضح اعلان کر دیا کہ نیا ورلڈ آرڈر یہاں سے شروع ہوگا۔ امریکہ نے چین پر 100 فیصد ٹیرف لگایا تھا کینیڈین وزیر اعظم نے 6 فیصد کر دیا۔ یعنی اس نے امریکی معیشت کو بہت بڑا جھٹکا دے دیا ہے۔ اگر کینیڈا سے بغاوت کی یہ لہر اُٹھ رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ امریکی بالادستی کے دن گنے جا چکے ہیں۔ چین نے کچھ عرصہ قبل کہا تھا کہ ہم پہلا فائر نہیں کریں گے لیکن دوسرا فائر کرنے کی مہلت بھی نہیں دیں گے۔ یہ واضح دھمکی تھی۔ شاید اب روس بھی چین کا ساتھ دے گا۔

رضاء الحق: پاکستان کو چاہیے کہ اپنے ہم خیال ممالک کو ساتھ ملا کر ایک متبادل بلاک بنائے۔ اسے ’’اسلامی امن وعدل بورڈ‘‘ کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کی خبر ہے کہ جو امن بورڈ بن رہا ہے اس کے ذریعے اب مشرق وسطی سے آگے معاملات کو بڑھایا جائے گا۔ گویا غزہ سے حق وباطل کا جو معرکہ شروع ہوا تھا وہ پورے مشرق وسطی تک پھیل چکا ہے اور اب اس سے بھی آگے بڑھنے کی بات کی جارہی ہے۔ اسی لیے ایران بھی ہدف ہے۔ پاکستان اگر چاہے تو اس پیش قدمی میں مزاحمت کر سکتا ہے کیونکہ یہاں چین اور روس بھی موجود ہیں، وہ اس کا ساتھ دے سکتے ہیں۔

سوال: بورڈ آف پیس کا جب اعلان ہوا ہے تو ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ یہ بورڈ ان علاقوں میں امن اور استحکام قائم کرے گا جہاں کشیدگی اور تنازعات ہیں۔ کیا یہ بورڈ کشمیر کے لیے بھی آواز اُٹھائے گا؟

رضاء الحق: بورڈ آف پیس کی تفصیل سامنے آچکی ہے اُس کے مطابق اس میں صہیونی بھی موجود ہیں جن کا گریٹر اسرائیل منصوبہ واضح ہے۔ یہ بورڈ بھی اس منصوبے کا حصہ ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی کچھ قراردادیں فلسطین کے حق میں ہیں جن کی ساری دنیا نے تائید بھی کی اور آزاد فلسطینی ریاست کے لیے آواز بھی اُٹھائی لیکن اب اقوام متحدہ کو بائی پاس کر کے ایک متبادل ادارہ بنانے کا مقصد صرف صہیونی مفادات کو تحفظ دینا ہے۔ حقیقت میں اس بورڈ نے نہ کشمیر کو دیکھنا ہے اور نہ ہی مسلم مفادات کا کوئی لحاظ رکھنا ہے۔ جب اقوام متحدہ ختم ہوگا تو کشمیر سے متعلق قراردادیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ جب بورڈ صہیونی مفادات کے تحفظ کے لیے بن رہا ہے تو وہ مسئلہ کشمیر یا عالم اسلام کے دیگر مسائل پر توجہ کیوں کرے گا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی ترجیح امن ہے ہی نہیں۔ گزشتہ دنوں بھی اس کا ایک بیان تھا کہ اگر مجھے امن کا نوبیل انعام نہیں دیا گیا تو مجھے امن کی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایک اداکار ہے جو صرف اپنی تعریف سننا پسند کرتا ہے۔ وہ دنیا میں بہت بڑا افساد پھیلا رہا ہے۔ اسرائیل اپنی روایت کے مطابق جب چاہے گا معاہدہ کرے گا اور جب چاہے گا توڑے گا، اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ امن بورڈ نے امن قائم کرنے کی ذمہ داری اس کو دی ہے جس نے افغانستان اور عراق میں ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا ہے۔ لہٰذا یہ بورڈ مسلم امہ کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہرگز نہیں ہے، مسلم اُمہ کو اپنا ایک بلاک بنانا چاہیے اور دیگر ہم خیال غیر مسلم ممالک کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دینی چاہیے۔

سوال: بورڈ آف پیس کے حوالے سے یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ دنیا میں جہاں بھی کوئی تنازعہ ہوگا یہ بورڈ اس کو حل کرے گا، وہاں امن اور استحکام قائم کرے گا۔ کیا روس اور چین بھی اس میں شامل ہوں گے اور اگر ہوں گے تو کیا ان کو ویٹو کا حق حاصل ہوگا؟ اگر پاکستان آواز اُٹھائے تو کیا مسئلہ کشمیر اس بورڈ کے ٹی او آرز میں نہیں آسکتا؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: ٹی او آرز چاہے کچھ بھی ہوں لیکن کرنا انہوں نے وہی ہے جو ان کا منصوبہ ہے۔ اقوام متحدہ سمیت آج تک جتنے بھی بین الاقوامی ادارے بنے ہیں انہوں نے صہیونی مقاصد کو ہی تحفظ فراہم کیا ہے۔ پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ شاید عیسائی مفادات کے تحفظ کے لیے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ لوگ عیسائیت

کے دشمن ہیں۔ روس اور چین جیسی بڑی طاقتیں پہلے سے ہی الرٹ ہیں۔ ان کا اپنا سوشل میڈیا ہے، ان کا ڈیٹا، ان کے فنگر پرنٹس، چہروں کی شناخت محفوظ ہے۔ چین نے کرنسی کا بھی اپنا نظام دنیا میں متعارف کروایا ہے، جس کے تحت چند سیکنڈز میں منی ٹرانسفر ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی ٹیکنالوجی میں چین اور روس مغرب سے مختلف ہیں۔ چین دنیا کو یہ پیغام دے چکا ہے کہ امریکہ کے بغیر بھی دنیا کا نظام چل سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو بورڈ آف پیس میں شامل نہیں ہونا چاہیے بلکہ پاکستان کو اس کے متبادل بورڈ آف جسٹس بنانا چاہیے کیونکہ جسٹس کے بغیر پیس قائم نہیں ہوتا۔ یہودیوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ کبھی بھی انصاف پر قائم نہیں رہے، اللہ کے پیغمبروں نے بھی ان کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا ہے تو ڈنڈے کے زور پر کیا ہے، ڈنڈے کے بغیر ان سے مذاکرات بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حماس کی جو شرائط انہوں نے مانی ہیں وہ بھی ڈنڈے کے زور پر مانی ہیں۔ اسی طرح اُمت مسلمہ کے پاس ڈنڈا ہوگا تو امن قائم ہوگا۔

سوال: اسرائیل نے بورڈ آف پیس کے قیام پر کچھ تحفظات کا بھی اظہار کیا ہے۔ اگر اسرائیل اپنے موقف پر ڈٹ جاتا ہے یا اس کی توقعات کے مطابق بورڈ نہیں بنتا تو امریکہ کے پاس متبادل حکمت عملی کیا ہوگی؟

رضاء الحق: اسرائیل کے تحفظات ایک فریب ہیں، اصل میں یہ سارا منصوبہ ہے ہی اسرائیل کا۔ بورڈ اس کے آئندہ کے منصوبوں کے تحفظ کے لیے بنایا جا رہا ہے تاکہ اس کے ہوتے ہوئے اسرائیل کے منصوبوں میں کوئی رکاوٹ نہ بنے اور اب تو اسرائیل بھی بورڈ میں شامل ہو چکا ہے۔ ٹرمپ کو صرف ماؤتھ پیس کے طور پر سامنے رکھا گیا ہے۔ رجب طیب اردگان کو تاحیات ممبر بننے کی دعوت دی گئی ہے۔ جنرل سی سی اور شہباز شریف کو بھی ممبر بننے کی دعوت دی گئی ہے تاکہ یہ ممالک اسرائیل کے منصوبوں میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ سب کو معلوم ہے کہ یہ بورڈ اسرائیل کے گھر کی لونڈی کی طرح ہوگا، وہ جب چاہے گا بورڈ کے TORs کو اپنے مفادات کے تحت بدل دے گا۔ اس بورڈ میں زیادہ تر وہی لوگ شامل ہیں جو اسرائیل سے پوچھ کر ہر کام کرتے ہیں۔ اسرائیل جب چاہے گا ان کے ذریعے رد و بدل کرے گا اور کئی ممالک بھی اس کی تائید کریں گے۔ اس سے قبل اقوام متحدہ نے بھی اُمت مسلمہ کا کوئی مسئلہ حل نہیں کیا لیکن جہاں بھی مغرب یا اسرائیل کے مفادات تھے وہاں اس نے فوراً ایکشن لیا۔ جیسا کہ مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان میں ہوا۔ فلسطین کے حوالے سے بھی اقوام متحدہ میں قرار دادیں موجود تھیں لیکن سلامتی کونسل میں ہمیشہ ان کو ویٹو کر دیا گیا۔ بورڈ آف پیس میں بھی امریکہ، برطانیہ اور فرانس ایک طرف ہو گئے جبکہ روس اور چین بھی اس میں اس لیے شامل ہو جائیں گے کہ وہ ان چیلنج کر سکیں۔ یورپی یونین بھی گرین لینڈ کے حوالے سے مخالفت کرے گی لیکن اس کے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ امریکہ کے سامنے کھڑی ہو سکے۔ دوسرا یہ کہ امریکہ کی مدد کے بغیر نیٹو بھی روس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا یورپی ممالک کے لیے بھی بورڈ میں شامل ہونا مجبوری بن جائے گی۔ صرف اسرائیل ایسا ملک ہے جو اپنے مفادات کے خلاف امریکہ کی کوئی بات نہیں سنے گا۔

سوال: بورڈ آف جسٹس کا قیام اُمت مسلمہ کے لیے بہت مثالی قدم ہوگا۔ لیکن فی الحال امریکہ بورڈ آف پیس کے تحت تمام ممالک کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے جبکہ اس کا مقصد سب پر واضح ہے کہ وہ اسرائیلی مفادات کے تحفظ کے لیے ہے۔ اس صورت حال میں 57 مسلم ممالک فوری طور پر بورڈ آف جسٹس کے لیے کوئی قدم اُٹھائیں گے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: غزہ میں جنگ حماس اور اسرائیل کے درمیان ہے مگر امن بورڈ میں حماس کی شمولیت یا مشورہ تک کا ذکر نہیں ہے۔ امن کیسے قائم ہو گا جب مخالف فریق کو آپ سرے سے ہی مٹانا چاہتے ہیں۔ حماس کی سینئر رہنما ڈاکٹر بسام نعیم نے 11 اکتوبر 2025ء کو ایک نیوز چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ ہم فلسطینی ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام مسلمان ٹرمپ کے 20 نکاتی پلان کو خوش آمدید نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ 100 سال کے بعد ایک نیا بالفور ڈکلیریشن ہے۔ اسی طرح مغرب کے اپنے صحافتی ادارے کہہ رہے ہیں کہ ٹونی بلیئر فلسطین کے خلاف جنگ میں ایک نیا ہتھیار ہے۔ برطانوی خاتون صحافی ایلش سارکار نے چینل 4 پر گفتگو کے دوران جملہ کسا کہ جب شیطان نہ ملا تو ٹونی بلیئر کو بلا لیا۔ ان کا وزیر خزانہ کہہ رہا ہے کہ اسرائیل رئیل اسٹیٹ کا خزانہ ہے۔ یہ سارا کچھ جاننے کے بعد بھی اگر مسلم ممالک نہیں سمجھتے کہ بورڈ آف پیس مسلم ممالک کے لیے خطرہ ہے تو پھر یہ بہت بڑی نااہلی ہوگی۔ اس لیے مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ اپنا بورڈ آف جسٹس بنائیں۔ اگر مسلم ممالک مل کر ایسا بورڈ بنائیں گے تو امریکہ اور اسرائیل کچھ نہیں کر سکیں گے۔ وہ حماس کو ابھی تک شکست نہیں دے سکے۔ جب پورا عالم اسلام متحد ہو جائے گا تو وہ کیا کریں گے۔ وہ اللہ کے منصوبے کو شکست نہیں دے سکتے۔ لہٰذا مسلم ممالک کے عوام پر اس وقت بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں کو سمجھائیں کہ وہ اسرائیل کی کٹھ پتلی نہ بنیں ورنہ عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان اُٹھانا پڑے گا۔

رضاء الحق: اس پلیٹ فارم سے بھی اور تنظیم اسلامی کے دیگر پلیٹ فارمز سے بھی ہم نے ہمیشہ یہ بات کی ہے کہ مسلم ممالک کو آپس کے اختلافات کو پس پشت ڈال کر متحد ہو جانا چاہیے اور اپنے مشترکہ مفادات کا تحفظ مل کر کرنا چاہیے، تقسیم ہو کر ہم باطل قوتوں کے سامنے نرم چارا بنے رہیں گے۔ نیٹو، اقوام متحدہ، ورلڈ بینک، IMF وغیرہ سب بین الاقوامی ادارے اسلام دشمنوں نے اپنے مفادات کے لیے بنائے ہوئے ہیں۔ ایک لمحے کے لیے بھی ہمیں یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ بورڈ آف پیس مسلمانوں کے حق میں بن رہا ہے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ایک بڑی جنگ کے سائے دنیا پر منڈلا رہے ہیں۔ لہٰذا وقت کا تقاضا ہے کہ مسلم دنیا کا اپنا ایک بورڈ ہو اور اس میں چین اور روس جیسے ہم خیال ممالک کو بھی شامل کر لیا جائے۔ اگر شریعت کے خلاف کوئی چیز نہ ہو تو کفار کے ساتھ بھی معاہدہ کی گنجائش ہے۔ اس بورڈ کا مقصد دنیا میں عدل کا بول بالا کرنا ہو۔ اگر مسلم ممالک کا ایسا بلاک بنے گا تو اس کے بعد کفار کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے سو بار سوچیں گے۔

❀❀❀

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف دانشور اور لکھاری

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

دامنِ قرطاس تنگ

عامرہ احسان
emira.pk@gmail.com

غزہ میں امن قائم کرنے کی بلی بالآخر تھیلے سے باہر آگئی۔ بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا..... مگر یہاں تو اہتمام فلسطینی خون کی ندیاں بہانے یا گھٹ گھٹ مرجانے کے ہیں۔ غزہ امن بورڈ کا اعلان کر دیا۔ سارے نرالے 'پیس' (Piece) جوڑ کر۔ اکثریت ٹرمپ کی سربراہی میں اسرائیل کا قرب رکھنے والے فلسطین دشمن ہیں۔ فیصلہ ساز سیاسی اور عسکری قوت ٹرمپ اور اس کے حواریوں کی ہے۔ یعنی مجلسِ عاملہ یا بورڈ آف ڈائریکٹرز۔ سربراہی حیثیت میں۔ اسی کے ہاتھ میں مالی اختیارات اور تمام تر (اپنی) مصلحتوں، حکمتوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے منصوبہ سازی کرنا ہے۔ سربراہ ٹرمپ ہیں جو ویٹو پاور رکھتے ہیں! (اگرچہ اتنا ہی تعارف سب کہے دیتا ہے!)

بورڈ کے ممبران کو مزید جان لیجیے۔ مارکو روبیو امریکی وزیر خارجہ ہیں جو ٹرمپ انتظامیہ میں اسرائیل نوازی میں سرِفہرست ہیں۔ 'امریکی ویزہ کسی اسرائیل کے ناقد کو نہیں ملے گا'، یہ کہنے والا امریکی مندوبِ خصوصی وٹ کاف، صہیونیت کا سرگرم یہودی کارکن، ٹرمپ کا مقرب، رئیل اسٹیٹ کاروباری اور سرمایہ کار ہے۔ اس کا 30 سالہ بیٹا متنازعہ کرپٹو کرنسی کمائی کے لیے کمپنی چلاتا ہے اور ٹرمپ فیملی کا فرنٹ مین ہے۔ (پاکستان سے اسی ضمن میں معاہدہ کر کے گیا ہے۔)

وٹ کاف پر جنگ بندی مذاکرات (غزہ میں) پر عہد شکنی اور اسرائیلی مفادات کی نگہبانی کا بھی الزام آیا۔ جراڈ کشنر، ٹرمپ کا 'نامور' یہودی داماد جس نے ٹرمپ کے پچھلے عرصۂ صدارت 2017ء تا 2021ء میں مشرق وسطیٰ بالخصوص سعودی عرب، امارات میں اسرائیل سے قرب اور ثقافتی انقلاب کے بیج بوئے۔ نظریاتی ہیئت بدل کر رکھ دی۔ سعودی عرب کی دینی شناخت، (مرکزِ امت، ارضِ حرمین شریفین) کو آئے روز ثقافتی سیاحتی میلوں، رقص وسرود میں مبتلا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرا۔ ابراہام معاہدوں سے اسرائیل اور مسلم ممالک کے مابین تعلقات بڑھانے، فلسطین پر قابض اسرائیلی ریاست کو تسلیم کرنے سے گریٹر اسرائیل کی راہ ہموار کی۔ اجے بانگا ہیں جو بھارتی امریکی سکھ ہیں اور ورلڈ بینک کے صدر ہیں، امریکی نامزدگی سے۔ برطانوی سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر، عراق پر عام تباہی کے ہتھیاروں کے جھوٹے الزام پر جنگ اور قتل وغارت گری کے مجرم ہیں۔ عراق آج بھی ان زخموں سے بحال نہ ہو سکا۔ دیگر اسرائیل نواز یا ارب پتی ممبران کے علاوہ لائٹ سٹون ہے۔ نہایت ظالمانہ، متنازعہ امریکہ اسرائیل کے 'انسانی امدادی منصوبے'، اور ابراہام معاہدوں میں بنیادی کردار کا حامل رہا، یہ بھی شامل ہے۔ (اردو میں ابراہیمی معاہدہ لکھنا سراسر غلط ہے۔ ابراہیمی سرزمین پر ظلم، بہیمت کی گرم بازاری! صرف ابراہام لنکن، سابق امریکی صدر سے ہی موسوم کی جا سکتی ہے۔) 'غزہ انسانی امداد فاؤنڈیشن' GHF کے تحت ناقص ترین خوراک اور تذلیل، بندوق کی گولیوں سے خوراک کے متلاشیوں کو بھون ڈالنے کا پراجیکٹ تھا۔ مزید نام بھی اسی نوعیت کے ہیں۔ چند مسلمان ہماری اشک شوئی کے لیے شامل ہیں جو حروفِ ساکن بن کر بیانات کی شہ سرخیوں میں موجود رہیں گے!

وائٹ ہاؤس کا فرمان ہے کہ: یہ بورڈ مؤثر انتظامیہ اور اعلیٰ ترین خدمات فراہم کرے گا (GHF کی مانند؟ اونچی دوکان زہریلا پکوان) جس سے امن، استحکام اور خوشحالی غزہ کے عوام کو میسر آئے گی۔ بقول وٹ کاف فیز ون میں 'تاریخی انسانی امداد اور جنگ بندی کی پاسداری کرائی گئی!' اب 20 نکاتی امن پلان اور جنگ بندی کے پہلے فیز پر ایک نگاہ ڈال لیجیے، دوسرے فیز میں حسن ظن قائم کرنے سے پہلے۔ 'تاریخی انسانی امداد' کی تفصیل ایک سنگین بے رحم مذاق تھا، مظلوم ترین آبادی سے۔ وٹ کاف نے جنگ بندی پاسداری کا دعویٰ کر دیا جبکہ 1193 خلاف ورزیاں، سینکڑوں اموات اور زخمی مزید ریکارڈ پر ہیں پہلے فیز کے 90 دن میں۔ پھٹے ٹینٹوں، موسلا دھار بارشوں میں ڈوبے خاندانوں، گیلے کمبلوں، بستروں، کپڑوں، غذائیت سے محروم برائے نام خوراکوں کو کس میرسی کے اعتبار ہی سے تاریخی کہا جا سکتا ہے۔

غزہ کے مناظر جگر پاش ہیں۔ غزہ میں منظر یہ ہے کہ ڈاکٹر فائز ابوشالہ نے اپنے ٹوٹے گھر سے ایک دروازہ توڑ نکالا اور اسے چار پتھروں پر لٹا کر بستر بنا لیا۔ اس پر ٹویٹ کیا کہ اب میں غزہ کا سلطان ہوں۔ کیونکہ مجھے ایک بستر میسر ہے۔ (تاریخی!) اللہ وٹ کاف کو بھی ایسی سلطانی نصیب فرمائے۔ آمین

یہ بھی غزہ ہے جہاں محفوظ رہائش، ملبے ہٹانے، اپنے پیاروں کی لاشیں ملبے سے نکال کر دفنانے کے سازو سامان آنے کی اجازت نہ تھی، مہربان فیز ون کی تاریخی کرم نوازی ہے۔ سو یہ نوجوان ابو اسماعیل حماد ہے۔ جب ہمیں استعماری مینڈیٹ والی غزہ کونسل اور بورڈ کی مبارک باد دی جا رہی ہے یہ حضرت ملبے پر کیوں بیٹھے ہیں؟ ان کے ہاتھ میں بڑی سی چھلنی ہے گندم چھاننے والی۔ یہ اپنے گھر کی مٹی اس میں ڈال کر اس میں دب کر شہید ہو جانے والی بیوی اور بچوں کی چھوٹی بڑی ہڈیاں باقیات میں سے چھانٹ کر الگ رکھتا جا رہا ہے۔ دیوانہ نہیں ہے۔ تدفین کر کے محبت کا اذیت ناک قرضہ چکا رہا ہے۔ تم کیا جانو اپسٹن شہرت والے ٹرمپ یا مسٹر بٹ کوائن وٹ کاف!

بورڈ کے ساتھ ننھی فوجی قوت، بین الاقوامی استحکام فورس/ فوج بھی تو ہے! اس کا سربراہ فلسطینی ہونا چاہیے؟ یہ ممکن نہیں۔ حسب توقع امریکی جنرل جیسپر جیفرز ISF کا کمانڈر ہو گا جو عراق، افغانستان میں جنگ لڑ چکا ہے! اس کا اصل کام مکمل اور دائمی ترکِ اسلحہ کروانا ہے۔ تخفیف نہیں، مکمل نہتا فلسطین، پہلے اسرائیلی بندوقوں، ٹینکوں کے سامنے رہا کرتا تھا اب بین الاقوامی افواج کے حضور بلا دفاع گولیاں، گولے کھائے گا؟ سو یہ فوج، بین الاقوامی استحکام فورس نہیں۔ IOF یعنی اسرائیلی قابض فوج کی جگہ اب بھی یہ IOF ہی ہے یعنی 'انٹرنیشنل قابض فوج'۔ کیا عجوبہ ہوگا کہ امریکی جرنیل کے تابع مسلم افواج، اپنے نہتے مظلوم ترین مسلمان بھائیوں کے خلاف حکم وصول کر کے گولیاں چلائیں؟ ابو عبیدہ بن جراحؓ، خالد بن ولیدؓ، انبیاء کی سرزمین، قدس کے گردونواح میں؟ غزہ آزاد نہیں اب زیادہ بڑی سرکار کے زیر قبضہ ہے، اسرائیل جس کا اٹوٹ انگ ہے۔ رہ گئی طویل فہرست غزہ انتظامیہ قومی کمیٹی کی جو کلیتاً ہونہار فنی ماہر فلسطینیوں کی ہے۔ مگران کی حیثیت واضح طور پر ایک میونسپل کمیٹی کے ارکان کی ہے جو فیصلہ سازی کے مجاز نہ ہوں گے صرف ISF اور بورڈ کے تابع کارکنان، مزدور، کاریگر، سیوریج، سکولوں کی تعمیر، بجلی و دیگر ضروریات، لوازمِ زندگی بحال کرنے والے ہوں گے۔ آنے والی پولیس 'مقابلوں' میں دہشت گردی کے نام پر اسرائیل/ امریکہ (وٹ کاف) کے ناپسندیدہ عناصر مارے گی؟ سو یہ ہے وہ 'Piece' پلان جس کے سب منتظر تھے۔ امریکہ ملک کے اندر فساد، انتشار میں گھرا ہوا ہے،

ملک کو کالے بھورے رنگوں، نسلوں سے پاک کرنے میں، منی سوٹا، مینا پولس میں ایک طوفانِ گرد باد دھول اُڑا رہا ہے۔ عین موسادی تربیت کی حامل، امیگریشن روکنے اور مذکورہ نسلوں کو (خواہ وہ امریکی شہری ہی کیوں نہ ہوں) ملک سے نکال باہر کرنے کی پولیس ICE نے بہیمانہ تشدد شروع کیا ایک عورت مار ڈالی۔ ہنگامہ برپا ہو گیا جب ایک ICE (تارکین وطن نکالنے کی پولیس) ایجنٹ نے قرآن جلانے کا اعلان کر دیا۔ کہا کہ ہمیں امریکہ کو سفید فام بنانا ہے۔ ہم صومالی حملے (بڑی صومالی آبادی شہر میں ہے) کے خلاف کھڑے ہوں گے۔ (مقامی گورنر اور میئر ڈیموکریٹ ہیں اور ICE تعیناتی کے خلاف ہیں! سو مرکز اور شہر مابین جھگڑا کھڑا ہے!) بہر طور یہ ایجنٹ جیک لینگ تکبر کے نشے میں چور قرآن لیے کھڑا ہوا تو شامتِ عظمیٰ آ گئی۔ گندے انڈے، مرچوں کا سپرے، سر پر جوتا پڑا، ناقابل بیان غم و غصے کا لاوا پھٹ پڑا۔ منی سوٹا، منی غزہ بن گیا امریکی فورس کی مزاحمت کرنا فلسطینیوں سے سیکھ لی! وہاں قرآن جلانا ممکن نہ رہا باوجودیکہ پہلے امریکہ میں ایسا ہو چکا۔ یہ فیضان ہے غزہ کے حفاظِ قرآن کا۔ ان قیامتوں میں بھی خان یونس کے 777 حفاظِ قرآن طلبہ کے تکمیل قرآن کے اعزاز میں تقریب ہوئی ہے! سبحان اللہ۔

ٹرمپ ہر طرف سے گھرا ہوا ہے۔ 75 ممالک بشمول پاکستان! (شاندار، تعریفوں کے پل باندھے تھے ہمارے حکمرانوں کے لیے) شہریوں کے لیے امریکہ امیگریشن ویزہ نہیں دے گا۔ (بھارت ان 75 میں شامل نہیں! امریکہ کے نزدیک ہماری اصل اوقات؟) امریکہ میں اس وقت بھی کالے بھورے بچے ہائی سکولوں، ملازمین سٹوروں اور مسافر ایئرپورٹوں سے اٹھا کر قید کیے جا رہے ہیں۔ سو ہم اسی فہرست میں شامل ہو گئے باوجود 20 سال افغان جنگ میں ہمہ نوع خدمات اور فرنٹ لائن اتحادی ہونے کے! باوجودیکہ پوری سفید فام امریکی انتظامیہ خود بھی امریکی نہیں، مقامی امریکی ریڈ انڈین آبادی کو عین اسرائیلی طرز پر کچل کر قابض قوم ہے۔ امریکہ کالے، بھوروں ہی کا ملک تھا۔ سفید فام، قابض فورس ہیں یعنی 'USOF'! (امریکی قابض فورس) ابھی تو گرین لینڈ پر قبضے کی انوکھے لاڈلے کی ضد پورے یورپ کو سیخ پا کر رہی ہے شدید کشیدگی ہے۔ یورپ، ڈنمارک کے ساتھ مکمل یک جہتی کر رہا ہے! ٹرمپ کی چومکھی گھمسن گھیریوں کے احاطے کے لیے دامنِ قرطاس تنگ ہے!

❀❀❀

پریس ریلیز 23 جنوری 2026ء

ٹرمپ کا منصوبہ درحقیقت گریٹر اسرائیل کے قیام کے لیے ایک نئے نیو ورلڈ آرڈر کا اعلان ہے۔

غزہ امن بورڈ اور بورڈ آف پیس کا قیام ایک نیا بالفور اعلامیہ ہے، جس کا مقصد صہیونی مفادات کو آگے بڑھانا اور فلسطینیوں کو غیر مسلح کرنا ہے۔

مسلم ممالک غیرتِ دینی کا مظاہرہ کریں اور مذموم صہیونی مقاصد کے توڑ کے لیے متحد ہو کر اسلامی بورڈ آف جسٹس کے قیام کا اعلان کریں۔

شجاع الدین شیخ

ٹرمپ کا منصوبہ درحقیقت گریٹر اسرائیل کے قیام کے لیے ایک نئے نیو ورلڈ آرڈر کا اعلان ہے۔ غزہ امن بورڈ اور بورڈ آف پیس کا قیام ایک نیا بالفور اعلامیہ ہے، جس کا مقصد صہیونی مفادات کو آگے بڑھانا اور فلسطینیوں کو غیر مسلح کرنا ہے۔ مسلم ممالک غیرتِ دینی کا مظاہرہ کریں اور مذموم صہیونی مقاصد کے توڑ کے لیے متحد ہو کر اسلامی بورڈ آف جسٹس کے قیام کا اعلان کریں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ تقریباً چار سال تک غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی مسلسل نسل کُشی کرنے والے درندے اب نام نہاد انسانی حقوق کے علمبردار بن کر غزہ میں امن کے منصوبے پیش کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹرمپ، جو صہیونیوں کا ازلی غلام ہے، کا قائم کردہ نام نہاد غزہ امن بورڈ کا پالیسی ساز ادارہ بورڈ آف پیس جنگی مجرموں پر مشتمل ہے۔ اس ذیلی ادارے کا چیئرمین ٹرمپ ہوگا اور دیگر ڈائریکٹرز میں ٹرمپ کا بدنام زمانہ یہودی داماد جیرڈ کشنر، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو، ٹرمپ کا دیرینہ دوست اور ارب پتی پراپرٹی ٹائیکون وٹکوف، ورلڈ بینک کا امریکی نواز سکھ صدر اجے بانگا، جنگی جرائم کا ایک اور بے تاج بادشاہ برطانیہ کا سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر، GFH کے نام سے غزہ میں امدادی کارروائیوں کی آڑ میں ہزاروں بے گناہوں کو شہید کرنے والے لائٹ سٹون سمیت لاتعداد صہیونی و صہیونی نواز شامل ہیں۔ حیرت انگیز طور پر بورڈ آف پیس کی دستاویز میں ٹرمپ کو کسی ڈکٹیٹر جیسے اختیارات دے دیے گئے ہیں اور ہر معاملہ میں ویٹو کا حق صرف اور صرف ٹرمپ کو حاصل ہوگا۔ چند روز قبل ایک پریس کانفرنس کے دوران ٹرمپ نے واشگاف الفاظ میں حماس، حزب اللہ اور دیگر فلسطینی مسلح تنظیم کو ختم کرنے کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹرمپ کا یہ منصوبہ صہیونیوں کے مفادات کو آگے بڑھانے اور گریٹر اسرائیل کے قیام کی راہ ہموار کرنے کے لیے ایک نو وارد نیو ورلڈ آرڈر کا اعلان ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کے ابلیسی ایجنڈا کے توڑ، اسلام دشمن قوتوں کو دندان شکن جواب دینے اور ارضِ مقدس کی حفاظت کے لیے مسلم ممالک غیرتِ دینی کا مظاہرہ کریں اور متحد ہو کر ایک اسلامی بورڈ آف جسٹس کے قیام کا اعلان کریں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

لباس کے احکام وآداب

مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت تنظیم اسلامی

''اے آدمؑ کی اولاد ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہاری شرم گاہوں کو ڈھانپتا ہے اور آرائش و زیبائش کا سبب بھی ہے اور (اس سے بڑھ کر) تقویٰ کا لباس جو ہے وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت اخذ کریں۔''

مندرجہ بالا آیت میں ربّ ذوالجلال والاکرام نے لباس کے دو خاص فائدے ذکر کیے ہیں:

ایک ستر پوشی، یعنی انسانی جسم کے ان حصوں کو چھپانا جن پر غیروں کی نظر نہیں پڑنی چاہیے، اور دوسرے زینت وآرائش، یعنی یہ کہ دیکھنے میں آدمی بھلا اور آراستہ معلوم ہو۔ آیت کے آخر میں فرمایا گیا: ﴿وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ﴾ یعنی اللہ کے نزدیک فی الحقیقت وہ لباس اچھا اور سراسر خیر ہے جو خدا ترسی اور پرہیزگاری کے اصول سے مطابقت رکھتا ہو، اس میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کی گئی ہو اور اُس کی نازل کردہ شریعت کے مطابق ہو۔

نبی اکرم ﷺ کے ارشادات اور ذاتی معمولات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ لباس ایسا ہونا چاہیے، جس سے ستر پوشی کا مقصد بھی حاصل ہو اور دیکھنے میں بھی آدمی باجمال اور باوقار معلوم ہو۔ نہ تو ایسا ناقص ہو کہ ستر پوشی کا مقصد ہی حاصل نہ ہو، اور نہ ہی ایسا گندہ اور بے تکا ہو کہ بجائے زیب وزینت کے آدمی کی صورت بگاڑ کر رکھ دے اور ہر دیکھنے والا اس سے ملنے میں کراہت محسوس کرے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ کپڑے پہن کر ان الفاظ میں اللہ کا بہت شکر بیان کرتے تھے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي)) (مسند احمد) ''اللہ کا شکر ہے اس اللہ کے لیے جس نے مجھے زینت کا لباس عطا فرمایا، جس سے میں لوگوں میں زیب وزینت اختیار کرتا ہوں اور اپنی ستر پوشی کرتا ہوں۔''

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ پوری متمدن دنیا میں بسنے والے انسان خواہ کسی مذہب اور عقیدہ سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اس بات پر متفق ہیں کہ لباس پہننا زندہ رہنے کی علامت ہے جبکہ برہنگی اور عریانی عیب ہے۔

بقول امام قرطبیؒ مذکورہ بالا آیت عمدہ لباس پہننے، جمعہ اور عیدین کے مواقع پر، لوگوں سے میل جول، اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں سے ملاقات کے وقت خوبصورت اور دلکش لباس پہن کر اپنے آپ کو حسین وجمیل ظاہر کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ امام قرطبیؒ مزید فرماتے ہیں کہ انسان پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو خوبصورت ظاہر کرے۔ شریعت نے یہ پابندی نہیں لگائی کہ وہ عمدہ لباس نہ پہنے اور اپنی داڑھی اور بال نہ سنوارے۔ ابوالاحوصؒ تابعی اپنے والد مالک بن فضلہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں بہت معمولی اور گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے پاس کچھ مال ودولت ہے؟''

میں نے عرض کیا: ہاں، اللہ کا فضل ہے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: ''کس نوع کا مال ہے؟''

میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے، اونٹ بھی ہیں، گائے بیل بھی ہیں، بھیڑ بکریاں بھی ہیں، غلام اور باندیاں بھی ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ نے تم کو مال ودولت سے نوازے تو پھر اللہ کی نعمت اور اس کے فضل وکرم کا اثر بھی تم پر نظر آنا چاہیے۔'' (مسند احمد)

حضرت رفیع بن مہران، ابوالعالیہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان جب آپس میں ملاقات کریں تو حسن وجمال کا اہتمام کریں تاکہ خوبصورت نظر آسکیں۔ جس طرح لباس اللہ کی آیات میں سے ایک آیت ہے، اسی طرح خوبصورت ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔ نیا لباس پہننے پر دعا کی تعلیم فرمائی ہے اور مختلف مواقع پر اپنے اصحابؓ کو تاکید کی ہے کہ آدمی کے وجود پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال ودولت سے نوازا ہے تو اپنے رہن سہن میں ان کو بہتر اور اچھا رکھنا چاہیے۔ یہ تکبر کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ یہ نعمت کا شکر ہے۔

موطا امام مالکؒ میں ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے: جب اللہ تعالیٰ نے تم پر کشادگی فرمائی ہے تو تم بھی اپنے اوپر کشادگی کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے یہ عمل اچھا لگتا ہے کہ میں دھلے ہوئے کپڑے پہنوں، سر میں تیل لگاؤں، نئے جوتے پہنوں، اس طرح کئی چیزوں کا ذکر کیا، آخر میں چابک کی ڈوری کا بھی ذکر کیا، اور پھر کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ چیزیں غرور وتکبر کے زمرے میں آتی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ جمال اور حسن ہے۔ ((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ))

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے، تکبر حق بات کا انکار اور لوگوں کو اپنے سے کم تر سمجھنا ہے، لہٰذا اچھا لباس پہننا تکبر نہیں ہے اور نہ ہی زہد وتقویٰ کے خلاف ہے۔

سلف صالحین کا عبادت کے لیے اہتمام

امام مالکؒ جب درس کے لیے بیٹھتے تو بہترین لباس پہنتے تھے، عام طور پر بھی امام مالکؒ خوبصورت لباس میں رہتے تھے۔ حضرت تمیم داریؓ نے نماز کے لیے ایک ہزار درہم کا حلہ خرید رکھا تھا۔ امام ابوحنیفہؒ چار سو دینار کی چادر اوڑھتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کا حکم فرماتے تھے۔ امام محمدؒ قیمتی لباس پہنتے تھے۔ سیدنا علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؒ سردیوں میں 50 دینار کا کپڑا خرید کر لباس بناتے اور پھر گرمیوں میں اسے صدقہ کر دیتے، اور پھر گرمیوں میں مصری کپڑا خرید کر لباس بناتے۔

جن روایات میں سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو اچھا کھانے پینے اور اچھا لباس پہننے میں اتنی وسعت نہیں تھی تو یہ سب اسلام کے دورِ اوّل کی بات ہے، لیکن جب فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو مالِ غنیمت کی کثرت کی وجہ سے حالات بدل گئے۔ اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ پر جب کبھی زہد کا غلبہ ہوتا تو روزمرہ کے معمولی کپڑوں پر قناعت کرتے، اور جب اللہ کی نعمتوں اور شکر کا غلبہ ہوتا تو بہترین

عمدہ قیمتی لباس پہنتے تھے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا اچھا لباس پہننا اظہارِ نعمت کے لیے بھی تھا، اور بسا اوقات لانے والوں کا دل رکھنے کے لیے بھی ہوتا تھا، اور بیانِ جواز کے لیے بھی۔

جائز اور پسندیدہ لباس

نبی اکرم ﷺ اسی طرح کے کپڑے پہنتے تھے جس طرح اور جس وضع کے کپڑوں کا اس زمانے میں آپ ﷺ کے علاقے اور قوم میں رواج تھا۔ آپ ﷺ تہبند باندھتے تھے، چادر اوڑھتے تھے، کرتا پہنتے تھے، عمامہ اور ٹوپی زیبِ سر فرماتے تھے، اور یہ کپڑے اکثر و بیشتر معمولی سوتی قسم کے ہوتے تھے۔ کبھی کبھی دوسرے ملکوں اور دوسرے علاقوں کے بنے ہوئے ایسے بڑھیا کپڑے بھی وقتی طور پر پہن لیتے تھے جن پر ریشمی حاشیہ یا نقش و نگار بنے ہوتے تھے۔ یہ بڑھیا کپڑے عموماً لوگ آپ ﷺ کو تحفتاً یا ہدیہ میں پیش کرتے تھے۔ اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے امت کو اپنے عمل سے یہی تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی پابندی کے ساتھ ہر طرح کا معمولی یا قیمتی لباس پہنا جاسکتا ہے۔

آیئے حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو کس طرح کا لباس زیادہ پسند تھا۔ حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفید کپڑے پہنو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہوتے ہیں اور اپنے مردوں کو بھی انہی میں کفن دو۔“ (سنن ابی داؤد)

نبی اکرم ﷺ نے سبز دھاریوں والا یمنی کپڑا بھی پہنا ہے جو حضور ﷺ کو بہت پسند تھا۔
(صحیح بخاری، انس بن مالکؓ)

اسی طرح سیاہ بالوں سے بنی ہوئی چادر بھی اوڑھی ہے۔ (صحیح مسلم، رواہ حضرت عائشہؓ)

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے تھے، اس سے ثابت ہوا کہ بچوں کے لیے زرد رنگ کا لباس جائز ہے۔

عورتوں اور چھوٹے بچوں کے لیے ریشمی لباس جائز ہے۔ (سنن نسائی، انس بن مالکؓ)

ناجائز و ممنوع لباس

خالص ریشمی لباس (عاقل بالغ) مردوں کے لیے حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ریشم نہ پہنو، کیونکہ جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔“ (صحیح مسلم، عمر بن ابی خطابؓ)

البتہ آپ ﷺ نے ایک کسروانی جوڑا استعمال فرمایا ہے جس کے گریبان اور چاکوں کے کناروں پر دیباج یعنی ریشم کا حاشیہ تھا۔ ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے کہ دو چار انگلیوں کا ریشمی حاشیہ مردوں کے لیے جائز ہے، اس سے زیادہ جائز نہیں۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے زرد (گیروے) رنگ کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔ (صحیح مسلم عن علیؓ)
البتہ عورتوں اور بچوں کے لیے یہ لباس جائز ہے۔

لباس میں خاکساری اور تواضع

جہاں اچھا لباس پہننے کو پسند کیا گیا ہے وہیں دوسری طرف ایسے غریب لوگ جو اپنی غربت کی وجہ سے خستہ حال ہوں اور زیادہ اچھا لباس نہ پہن سکتے ہوں، ان کی بھی اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے دل جوئی کی گئی ہے۔

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں، یعنی سنو اور غور سے سنو اور یاد رکھو کہ سادگی اور خستہ حالی بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ یہ آپ ﷺ نے مکرر ارشاد فرمایا۔ (سنن ابی داؤد)

مطلب یہ ہے کہ ظاہری سادگی اور خستہ حالی بھی ایمان ہی کا ایک شعبہ ہے۔ (اندرونی ایمانی کیفیات کی وجہ سے بھی زینت و آرائش کی طرف سے بے توجہی یا کم توجہ اختیار کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح جو لوگ بڑھیا قیمتی لباس زیب و آرائش نہ کر سکتے ہوں، اس میں ان کے لیے بھی بشارت ہے کہ ان کی سادگی اور خستہ حالی بھی ایمان ہی کا شعبہ ہے۔ اندرونی ایمانی کیفیت کی وجہ سے بھی زینت و آرائش کی طرف سے بے توجہی یا کم توجہ اختیار کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح جو لوگ بڑھیا قیمتی لباس زیب و آرائش نہ کر سکتے ہوں، ان میں ان کے لیے بھی بشارت ہے کیونکہ سادگی اور خستہ حالی سے ان کے اندرونی ایمانی کیفیات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔)

معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بڑھیا اور قیمتی لباس کی استطاعت کے باوجود ازراہِ تواضع اور انکساری اُسے استعمال نہ کرے اور سادہ معمولی لباس ہی پہنے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا بھی پسند کرے اس کو زیبِ تن کرے۔ (جامع ترمذی)

یہ بشارت ان بندوں کے لیے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی دولت دی ہے کہ وہ بڑھیا اور بیش قیمت لباس استعمال کر سکتے ہیں، لیکن وہ اس جذبے اور احساس کے تحت بڑھیا لباس نہیں پہنتے کہ اس کی وجہ سے دوسرے بندوں پر میری بڑائی ظاہر ہوگی اور شاید میرے اس لباس کی وجہ سے کسی غریب عاجز بندے کا دل ٹوٹ جائے۔ ممکن ہے کہ آپ سوچ رہے ہوں کہ ابھی ہم پہلے مال و دولت اور استطاعت کی صورت میں اچھا لباس پہننے کی بات کر رہے تھے اور یہاں اس حدیث میں قدرت و استطاعت کے باوجود اچھا لباس نہ پہننے پر اتنے عظیم انعام و اکرام کی بشارت سنائی گئی ہے، پھر ہم یہ حدیث بھی پڑھ کر آئے ہیں کہ معمولی کپڑوں میں خستہ حالوں کی طرح رہنا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ دراصل ان تمام باتوں میں کوئی تضاد نہیں بلکہ ان کا محل الگ الگ ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مالی وسعت کے باوجود محض کنجوسی یا طبیعت کی کج روی کی وجہ سے پھٹے حال رہیں، جیسے کہ کپڑے ہی نصیب نہیں، ایسے لوگوں کے لیے فرمایا گیا ہے کہ جب کسی بندے پر اللہ کا فضل ہو تو اس کے رہن سہن سے اور اس کے لباس میں اس کا اثر محسوس ہونا چاہیے۔ اس کے برعکس خستہ حالی اور اچھا لباس نہ پہننے پر انعام و اکرام والی احادیث کے مخاطب دراصل وہ لوگ ہیں، جو لباس کی بہتری کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں، اس کے بارے میں بہت زیادہ اہتمام اور تکلف سے کام لیتے ہیں، گویا آدمی کی قدر و قیمت کا وہی معیار اور پیمانہ سمجھتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ افراط و تفریط سے بچتے ہوئے انسان اپنی وسعت اور استطاعت کے مطابق نہ تو بہت ہی بڑھیا اور اعلیٰ درجے کے لباس پہنے کہ وہ دوسروں کی نظروں میں بہت نمایاں ہو جائیں، اور نہ ہی بالکل ہی گھٹیا لباس کہ لوگ پاس بیٹھنے سے گریز کرنے لگیں۔

علاوہ ازیں وہ لباس پرہیزگاری کے اصول سے مطابقت رکھتا ہو اور اس کے پہننے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دین پر اس کی روح کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا ربّ العالمین۔

❀❀❀

پاکستان کے دفاع کی ضمانت: اسلامی افواج

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

پاکستان کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی تھی اور اس کی بقا، استحکام اور سلامتی کا حقیقی راز بھی اسی نظریے میں پوشیدہ ہے۔ دستورِ پاکستان ملک کو اسلامی ریاست تسلیم کرتا ہے، مگر محض آئینی اعتراف کافی نہیں، بلکہ اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنا بھی ناگزیر ہے۔ ایک اسلامی ریاست کی پہچان صرف نام سے نہیں بلکہ اس کے نظام، طرزِ حکمرانی اور اجتماعی کردار سے ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید نے واضح الفاظ میں اسلامی ریاست کی بنیادی خصوصیات بیان کی ہیں کہ اقتدار ملنے پر نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ دی جائے، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا فریضہ ادا کیا جائے۔ یہی وہ اوصاف ہیں جو کسی ریاست کو اللہ کی نصرت کا مستحق بناتے ہیں۔

ایسی ریاست کا دفاع محض ایک انتظامی ضرورت نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہے۔ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت افواجِ پاکستان کی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری اسی وقت کماحقہ ادا ہو سکتی ہے جب دفاعی ادارے اسلامی کردار اور اخلاقی اقدار سے مزین ہوں۔ قرآنِ کریم کی سورۃ الانفال، آیت 60 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ دشمن کے مقابلے کے لیے ہر ممکن طاقت تیار رکھو۔ اس حکم کا تقاضا یہی ہے کہ اسلامی ریاست کے پاس مضبوط فوج، جدید اسلحہ اور ہمہ وقت تیار دفاعی نظام موجود ہو، تاکہ خطرات سر پر آنے کے بعد عجلت اور انتشار کا شکار نہ ہونا پڑے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں بعض عناصر دانستہ یا نادانستہ طور پر افواجِ پاکستان کو کمزور کرنے کی مہم چلاتے نظر آتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ فوج کی مخالفت دراصل ریاستِ پاکستان کی کمزوری کا سبب بنتی ہے۔ ایسے حالات میں افواج کی ذمہ داری ہے کہ حکمت، صبر اور عوامی بیداری کے ذریعے ان منفی عزائم کو ناکام بنائیں اور خصوصاً نوجوان نسل میں شعور، اعتماد اور حب الوطنی کا جذبہ پیدا کریں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق صرف اسلحہ اور تعداد ہی فتح کی ضمانت نہیں ہوتیں، بلکہ اخلاقی قوت اور صبر بھی فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ سورۃ الانفال میں مسلم افواج کو جو اخلاقی ہدایات دی گئی ہیں، وہ آج بھی اتنی ہی مؤثر ہیں جتنی نزولِ قرآن کے وقت تھیں۔ صبر، ضبطِ نفس، ہوش مندی، اشتعال سے اجتناب اور پاکیزہ مقصد وہ صفات ہیں جو کمزور کو طاقتور پر غالب کر دیتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمان ان اصولوں پر قائم رہے، اللہ کی مدد اُن کے شاملِ حال رہی۔ افواجِ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کی مستقل مدد کے حصول کے لیے اپنے ماٹو (ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ) پر پورا اترنے کے لیے ملٹری تربیت کے ساتھ دو کام کرنے کا بھرپور اہتمام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ایک قرآن مجید کے ساتھ تعلق قائم کریں۔ افواج کے تمام افسران اور جوان قرآن کی تلاوت کے ساتھ اس کا فہم بذریعہ ترجمہ و تفسیر حاصل کریں۔ دوسرے نماز کا نظام، جو پہلے سے کسی درجے میں قائم ہے، اس کو مزید مربوط کریں۔ تمام سرگرمیوں کے دوران نمازوں کا اہتمام اس طرح کریں جیسے علامہ اقبال نے واضح کیا ہے۔ ؎

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز

اسوۂ رسول ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کے نمونہ عمل کی پیروی کریں۔

افواجِ پاکستان کو کفار کی افواج کے ناپاک طور طریقوں سے اپنے آپ کو بچانا اور محفوظ رکھنا ہوگا جن کا حال یہ ہے کہ ان کی فوجیں اخلاقی زوال، فحاشی، شراب نوشی اور تکبر میں ڈوبی ہوتی ہیں، اور ان کے مقاصدِ جنگ بھی ناپاک اور استحصالی ہوتے ہیں۔ وہ انسانیت کی فلاح کے خوش نما نعروں کے پیچھے دراصل وسائل پر قبضے اور اقوام کو غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ امریکا کی حالیہ اور تاریخی جارحیتیں، بالخصوص 1945ء کے بعد ہونے والی درجنوں جنگیں، اس حقیقت کا کھلا ثبوت ہیں کہ عالمی طاقتیں کمزور دفاع رکھنے والے ممالک کو آسانی سے نشانہ بناتی ہیں۔

عالمی منظرنامے کو دیکھتے ہوئے پاکستان کی یہ کوشش قابلِ تحسین ہے کہ وہ نہ صرف اپنے دفاع کو مضبوط بنا رہا ہے بلکہ مسلم ممالک کو بھی دفاعی تعاون کی پیشکش کر رہا ہے۔ جے ایف 17 تھنڈر جیسے منصوبے اسی سوچ کا مظہر ہیں۔ تاہم یہ تمام کاوشیں اسی وقت مکمل ثمرات دے سکتی ہیں جب اندرونِ ملک اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف سنجیدہ پیش رفت ہو۔ سیاسی خلفشار، انتہاپسندی اور ریاست مخالف بیانیوں کا مؤثر توڑ بھی اسلامی نظامِ عدل و قسط ہی میں پوشیدہ ہے۔

آج کی عالمی صورتِ حال ان تمام لوگوں کے لیے واضح پیغام ہے جو فوج کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ ملکی سالمیت، خودمختاری اور وقار کے تحفظ کے لیے مضبوط دفاع ناگزیر ہے۔ ہمیں یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ قدرتی وسائل سے مالا مال مگر کمزور دفاع رکھنے والے ممالک عالمی طاقتوں کا آسان شکار بن جاتے ہیں۔ افواجِ پاکستان نے ہمیشہ نظم و ضبط، قربانی اور پیشہ ورانہ مہارت سے ملک کا دفاع کیا ہے اور مستقبل میں بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر ہر چیلنج سے نمٹنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

آخر میں ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ پاکستان کا مضبوط دفاع صرف جدید اسلحہ یا عسکری حکمتِ عملی سے ممکن نہیں، بلکہ اس کی اصل ضمانت اسلامی نظریہ، اخلاقی کردار اور اللہ پر کامل بھروسے میں ہے۔ جب ریاست، قوم اور افواج اس سمت میں یکسو ہو جائیں، تو کوئی طاقت پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ ان شاء اللہ! ❀❀❀

دعائے مغفرت — انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبتدی رفیق محترم شوکت علی قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0334-6267336

☆ حلقہ فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ملتزم رفیق محترم واصف محمود کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0322-7743693

☆ حلقہ فیصل آباد، مدینہ ٹاؤن کے نقیب اسرہ محترم آصف رزاق کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-7298206

☆ حلقہ کراچی جنوبی کے امیر حلقہ محترم محمد عابد خان کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-2393479

☆ حلقہ کراچی وسطی، قرآن مرکز جوہر 2 کے نقیب محترم نبیل الدین کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0321-3892209

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

رفقاء متوجہ ہوں ان شاءاللہ

"دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی 23KM ملتان روڈ نزد چوہنگ، لاہور"

06 تا 08 فروری 2026ء

(بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

مدرسین کورس

(نئے و متوقع مدرسین کے لیے)

نوٹ: مدرسین کورس کے لیے درج ذیل کتابچہ کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ قرآن کے نام پر اُٹھنے والی تحریکات اور ان کے بارے میں علماء کرام کے خدشات۔

اور

مدرسین ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0321-4369865

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

ضرورت رشتہ

☆ شہر قصور میں رہائش پذیر آرائیں فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 25 سال، تعلیم بی ایس سی ایس (PU,BSCS)، قد "8 .'5 کے لیے دینی مزاج کی حامل تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0325-4535237 0325-4535238

☆ کراچی میں رہائش پذیر، رفیق تنظیم اسلامی کو خود اپنے اور بھائی، بہن کے لیے رشتے درکار ہیں۔ رفیق، عمر 23 سال، تعلیم میٹرک ___ بھائی، عمر 21 سال، تعلیم F.A ___ بہن، عمر 25 سال، تعلیم میٹرک کے لیے دینی مزاج کے حامل رشتے درکار ہیں۔ برائے رابطہ: 0323-2703784 0310-8434477

☆ ضلع گجرات سے تعلق رکھنے والے 39 سالہ رفیق تنظیم (سپین میں ذاتی کاروبار و رہائش) کو عقد ثانی کے لیے دینی مزاج کی حامل ترجیحاً کنواری خاتون کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0312-5095994 +34-690235050

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(15 تا 21 جنوری 2026ء)

جمعرات 15 جنوری: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی آغاز میں جزوی طور پر آن لائن صدارت کی۔ کراچی سے لاہور آمد ہوئی۔ بعد ازاں مرکز پہنچ کر اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نمازِ عصر مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، قرآن اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن، لاہور میں بریگیڈیئر ڈاکٹر وحید الزماں صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے علامہ اقبال کے فارسی کلام اور دیگر باہمی دلچسپی کے امور پر کلام کیا۔

جمعۃ المبارک 16 جنوری: صبح شعبہ مالیات کے اجلاس کی صدارت کی۔ نماز جمعہ سے قبل مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ مرزا صاحب سے مختصر ملاقات کی۔ خطاب جمعہ (اردو تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن، لاہور میں ارشاد فرمایا۔ بعد نمازِ عشاء حلقہ لاہور غربی کے زیر اہتمام مسجد النور، ٹاؤن شپ میں "قربِ قرآن اور صاحب قرآن" کے موضوع پر خطاب کیا۔

ہفتہ 17 جنوری: دن میں مکتب تعلیم القرآن کے آفس میں ایک ملاقات ہوئی اور ادارہ کے مکاتب اور اسکولوں میں خدمات اور علم فاؤنڈیشن کے کام کے حوالہ سے بات چیت ہوئی۔ بعد ازاں چیئرمین قرآن وسنہ موومنٹ، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب سے ملاقات کے لیے جانا ہوا۔ ان کے زیر اہتمام مسجد میں بعد نمازِ ظہر، ان کی دعوت پر مختصر گفتگو کی۔ بعد ازاں اُن کے گھر پر باہمی دلچسپی کے امور اور مشترکات پر باہمی تعاون کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔ شام کو کراچی روانگی ہوئی۔

اتوار 18 جنوری: دن کو حلقہ کراچی شرقی کے ذمہ داران ریفریشر کورس میں خطاب کیا جس کی ریکارڈنگ کا اہتمام ہوا، جو 2026ء کے دیگر ذمہ داران ریفرشر کورسز میں استعمال کی جائے گی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ متفقہ ترجمہ و نصاب قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔ بعض رفقاء کے گھر میں منعقد ہونے والے نکاح اور بعض کے ولیمہ میں شرکت کی جن میں مختصر گفتگو بھی کی۔ گھر کے ساتھ ہی احباب کے لیے مقامی نظم کے زیر اہتمام درس قرآن کی نشست میں گفتگو کی۔ گھریلو اسرہ کا اہتمام جاری ہے۔ الحمد للہ!

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی، راشد منہاس جوہر 2 کے محترم محمد عرفان کی ایکسیڈنٹ میں کلائی اور پسلیاں ٹوٹ گئیں۔

برائے بیمار پرسی: 0333-3639423

☆ حلقہ کراچی وسطی کے ناظم دعوت محترم سادات انور کے والد ہسپتال میں داخل ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0301-8215545

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- اقوامِ متحدہ کا کہنا ہے کہ غزہ میں تباہ شدہ عمارتوں کا ملبہ ہٹانے میں سات سال سے زائد عرصہ لگ سکتا ہے، جبکہ دوسری جانب اسرائیل کی جانب سے مسلسل بمباری کے نتیجے میں نہ صرف مزید عمارتیں تباہ کی جا رہی ہیں بلکہ عام شہریوں کی ہلاکتوں کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ جبکہ عالمی خوراک پروگرام نے خبردار کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں قحط خطرناک حد تک بڑھنے کے خدشات ہیں، حالانکہ سیز فائر کے 100 دن مکمل ہونے کے موقع پر انسانی امدادی کارروائیوں میں توسیع کی گئی ہے۔ اس پروگرام کے مطابق، زندگی بچانے والی غذائی امداد اب ماہانہ بنیاد پر ایک ملین سے زائد افراد تک پہنچائی جا رہی ہے، تاکہ انسانی بحران کی شدت کو کم کیا جا سکے۔ 7 اکتوبر 2023ء سے، قابض اسرائیل، امریکہ اور یورپ کی حمایت کے ساتھ، غزہ میں ایک منظم نسل کشی کر رہا ہے، جس میں قتل، بھوک، تباہی، زبردستی نقل مکانی اور گرفتاریاں شامل ہیں، اور عالمی اپیلوں اور بین الاقوامی عدالت کی ہدایات کی پرواہ نہیں کی گئی۔ اس سفاکیت کے نتیجے میں 242 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچے اور خواتین ہیں، اس کے علاوہ 11 ہزار سے زائد لاپتہ، لاکھوں بے گھر اور بھوک کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے افراد بھی شامل ہیں، جبکہ وسیع پیمانے پر تباہی نے غزہ کے بیشتر شہروں اور علاقوں کو نقشے سے مٹا دیا ہے۔
- وائٹ ہاؤس کے مطابق غزہ کی انتظامی امور کے لیے قومی کمیٹی برائے انتظام غزہ قائم کی جا رہی ہے، جس کی سربراہی علی شعث کریں گے۔ مذکورہ کمیٹی غزہ میں بنیادی خدمات کی بحالی اور سرکاری و انتظامی اداروں کی از سر نو تعمیر کی نگرانی کرے گی تاکہ خطے میں انتظامی استحکام اور عوامی ضروریات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔
- 20 سال تک امریکی فوج میں خدمات انجام دینے والے ایک فوجی نے انکشاف کیا ہے کہ صرف ''اسرائیل'' پر تنقید کرنے کی وجہ سے اُس پر امریکی قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کا الزام لگا دیا گیا۔ یہ واقعہ امریکہ میں اظہارِ رائے کی آزادی پر سنجیدہ سوالات کھڑے کرتا ہے۔
- غزہ کی پٹی میں گردے فیل ہونے کے مرض میں مبتلا مریضوں کی تکالیف خطرناک حد تک بڑھتی جا رہی ہیں۔ گزرگاہوں کی مسلسل بندش اور بیرونِ غزہ علاج کے لیے سفر پر پابندی نے طبی انتظار کی فہرستوں کو ایک خاموش قاتل بنا دیا ہے جو بغیر کسی شور کے سینکڑوں مریضوں کی زندگیاں نگلنے کے درپے ہے۔
- وسطی غزہ میں واقع شہداء الاقصیٰ ہسپتال میں قابض اسرائیلی جیلوں سے رہائی پانے والے چھ فلسطینی اسیران کو اس حال میں ریڈ کراس کے بین الاقوامی عملے کے ذریعے منتقل کیا گیا کہ وہ شدید تھکن اور کمزوری کی حالت میں تھے۔ یہ تمام اسیر کئی ماہ تک قابض اسرائیل کے حراستی مراکز اور جیلوں میں قید رہے جہاں انہیں بدترین تشدد اور انسانیت سوز سلوک کا سامنا کرنا پڑا۔
- امریکہ میں ایک عوامی نشست کے دوران ایک امریکی طالب علم نے نائب صدر سے سوال کیا کہ آخر امریکہ کو ''اسرائیل'' کا مقروض کیوں سمجھا جاتا ہے، جس پر محفل میں خاموشی چھا گئی۔ یہ واقعہ امریکی نوجوانوں میں بدلتے ہوئے سیاسی شعور کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **اسرائیل: نیتن یاہو نے 'غزہ بورڈ آف پیس' کی تشکیل مسترد کر دی:** وزیرِ اعظم نیتن یاہو کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 'غزہ بورڈ آف پیس' کی تشکیل کے لیے اسرائیل سے رابطہ نہیں کیا گیا، اس لئے غزہ بورڈ کی تشکیل مسترد کی گئی ہے۔ واضح رہے وائٹ ہاؤس نے ٹرمپ کے منصوبے کے تحت غزہ بورڈ آف پیس کے ارکان کے ناموں کا اعلان کیا تھا۔ غزہ میں بورڈ آف پیس کا قیام ٹرمپ کے امن منصوبے کا حصہ ہے۔
- **یمن: وزیرِ اعظم سالم صالح بن بریک نے استعفیٰ دے دیا:** یمن میں سیاسی صورت حال میں ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، جہاں وزیرِ اعظم سالم صالح بن بریک نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ صدارتی قیادت کونسل نے ان کا استعفیٰ باضابطہ طور پر منظور کر لیا ہے، جس کے بعد وزیرِ خارجہ ڈاکٹر شائع محسن الزندانی کو نیا وزیرِ اعظم مقرر کر دیا گیا ہے۔
- **عراق: امریکی فوجیوں کے انخلا کے بعد فوجی اڈے کا کنٹرول سنبھال لیا:** وزارتِ دفاع نے اعلان کیا ہے کہ عراقی فوج نے عراق میں سالہا سال سے قائم امریکی فوجی اڈے عین الاسد ایئر بیس سے امریکی فوجیوں کے انخلا کے ساتھ ہی اُس اڈے کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ فوجی اڈہ عراق کے مغربی حصے میں قائم تھا۔
- **بھارت: خالی مکان میں نماز پڑھنے پر مقدمہ:** ریاست اتر پردیش کے ضلع بریلی کے ایک گاؤں سے 12 مسلمانوں کے خلاف ایک خالی مکان میں نماز ادا کرنے پر مقدمہ درج کر لیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی اس اطلاع کے بعد کی گئی جو محمد گنج گاؤں کے کچھ لوگوں نے دی تھی کہ ایک خالی مکان کو کئی ہفتوں سے مبینہ طور پر عارضی مدرسہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔
- **متحدہ عرب امارات: جنگی جہازوں کا فضائی جلوس:** عرب امارات پر حوثی باغیوں کے حملے کی یاد میں ترتیب دیا گیا فضائی جلوس جس میں جنگی طیارے اور ہیلی کاپٹر شامل تھے، ابوظبی سے شروع ہوا اور متحدہ عرب امارات کی تمام ریاستوں سے گزرا۔ یہ فضائی جلوس خاص طور پر اس حملے کی یاد میں منعقد کیا گیا جس میں حوثی باغیوں نے چار سال قبل عرب امارات کو میزائلوں کا نشانہ بنایا تھا۔ اس حملے میں تین افراد جاں بحق ہوئے، جن میں ایک پاکستانی محنت کش معمور خان بھی شامل تھے۔
- **سعودی عرب: اعضاء عطیہ کرنیوالے 200 افراد کے لیے میڈل کا اعلان:** خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز نے انسانی اعضاء عطیہ کرنے والے 200 شہریوں کو کنگ عبد العزیز میڈل (تھرڈ کلاس) دینے کی منظوری دے دی ہے۔
- **ایران: سپریم لیڈر پر کوئی بھی حملہ مکمل جنگ کا سبب بن جائے گا، ایرانی صدر:** ایرانی پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای پر حملہ ہوا تو جہاد کا فتویٰ جاری کیا جائے گا۔ ایسے کسی بھی اقدام کے سنگین اور خطرناک نتائج ہوں گے۔ سپریم لیڈر پر حملہ اسلامی دنیا کے خلاف جنگ کے مترادف ہوگا۔ اس سے قبل ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ سپریم لیڈر کے خلاف کوئی بھی جارحیت ایرانی قوم کے خلاف مکمل جنگ کے مترادف ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

which are presented in striking contrast. Firstly, in *Surah Al-Baqarah*, Allah *(SWT)* makes mention of the disbelievers' saying, especially addressing the Jewish population, that Riba is just another form of business. He *(SWT)* then replies to it by simply declaring that He *(SWT)* made business *Halal*, while Riba is *Haram*, drawing a comparison between the two. Business is when the person investing his capital embraces risk, such that he can either make a profit or suffer a loss, leaving the door open for Divine Command to interfere and circulate wealth among the people. Meanwhile, in the case of Riba, the person immunizes himself from all sorts of risk, either through the nature of the transaction or through brute force. The second example can be found in *Surah Ar-Rum*, where Allah *(SWT)* strikes a distinct juxtaposition between Riba and charity, and states that Riba shall never increase with Him *(SWT)*, even though it may seem to multiply in this world. It is vital to understand the attributes which differentiate Riba and charity. In the case of Riba, the person adopts a mannerism of unfeeling, malevolent selfishness towards others, such that he takes, yet gives nothing in return. Meanwhile, in charity, the person pivots towards goodwill and benevolence in order to give without the desire for return, not even thankfulness.

It is extremely unfortunate that the State Bank of Pakistan, assisted by several commercial banks, threw a wrench into the gears of what gave a glimmer of hope for the salvation of this nation, on 25 July 2022 by challenging the verdict against Riba given by the FSC in the Supreme Court. For all intents and purposes this appears to be a last grasp attempt by the representatives of the satanic economic order to continue waging war against Allah *(SWT)* and His Messenger *(SAAW)* *[Ref: Surah Al-Baqarah, verse 279]*. This may very well be the last of the many chances which Allah *(SWT)* has granted us in order to cease and desist. The responses to this matter by those in the echelons of power have been nothing but a series of disappointments, and this time is no exception. For the person with even the slightest of discernment, it should be clear as daylight that those in power have absolutely no intention nor will to allow any legislation to pass that would replace or even damage this sinful system. The Prophet *(SAAW)* said, "A ruler is a guardian and is responsible for his subjects ..." They would answer in front of Allah *(SWT)* for what they are doing. Whereas, the believer must take it as a religious duty to struggle to rid himself, individually and collectively, from this state of war against Allah *(SWT)* and His Messenger *(SAAW)*, for it is the individual that will be made to stand in front of Him *(SWT)* for judgment, accountable for what *he* did.

The decision by the FSC should be supported and nurtured, in toto. Moreover, there is need to recognize other forms of Riba, including covert Riba hidden in the form of certain transactions and activities of Islamic Banks, a fact that has been duly acknowledged by the FSC in its recent judgement.

In order to practically implement the prohibition of Riba, the Sunnah strategy must be applied which ultimately produced a modus vivendi birthing fair economic opportunities, and will produce such results once more if the application is faithful to the archetype. The Prophetic *(SAAW)* way involved gradual impositions of laws of nullifications and climaxed with the total abolition of Riba. God willing, efforts of similar manner shall bear fruit, and free the nation from the grip of a curse which drags to Hell, and a war that cannot even be fought, let alone won.

The words expressly are "a pound of flesh".
Take then your bond, take you your pound of flesh...
William Shakespeare, The Merchant of Venice, Act 4, Scene 1

An Instrument for the Relegation of Wealth

Abu 'Isa

In the culmination of decades-long struggle to declare interest Haram, on 28 April 2022, the Federal Shariat Court (FSC) reinitiated the process by passing a monumental decision declaring all forms of interest-based transactions as being absolutely *Haram*, and stating a deadline of five years for its eradication and transition to an economic system in Pakistan based on Islamic principles.

There is, in reality, a dire need to grasp the true origins, direction and purpose of the modern economic system based on Riba. The origins of the current monetary system are entrenched in the lust of a specific class for power and control, spiced with a predominant concept of Manifest Destiny, hailing from Western Europe in the early 17th century. The Bank of England pioneered the practice of coining its own credit into money, at a time when other banks were merely banks of deposit. The European-Jewish House of Rothschild took control of the Bank in the 19th century, after which its reach became global. Before this acquisition, they had already figured out the fact, in Frankfurt, that unprecedented wealth could be amassed by lending governments on interest (after artificially creating demand), rather than local landowners and businessmen. Consequently, the Ottoman Empire was bankrolled into bankruptcy and a gradual looting of the United States and Europe commenced. Water down the concept of interest-based transactions to local economics and you are left with an upside-down funnel which vacuums the wealth of the masses into the hands of a few predatory elite. As if this was not corruptive enough, these elites are further used as surrogates and agents for an imperial agenda centuries in the making. Insert the IMF (International Monetary Fund) and Bretton Woods into the equation, spawns of the same scheme of dominance, and the Muslim Ummah (nation) is faced with new and strange economic terminologies. Local currencies used in a country, and "hard" currencies used in transactions between countries – none of them backed by anything. A handpicked few, by default, get regal status, while all other must become obedient slaves to them. On top of this, the leading bankers drive the direction of interest rates at their convenience, securing themselves and their benefactors from revolutions, and playing prominent roles in wars, revolts, espionage and business panics.

Interest in Islam is absolutely *Haram*, and there is no way around it. Even so, it must be recognized that the current economic predicament cannot be described simply by the word "interest", it is something far more sinister. It must be further understood that the word "interest" has been used so far with conscious intent. Interest does not equal Riba; it is a lazy translation. Transactions involving interest or usury are only a part of Riba, it is actually inclusive of a lot more. The abhorrence and malignance of Riba as a socio-economic vice can be can be understood from the Hadith where the Prophet *(SAAW)* is reported to have said: "Riba has seventy parts, the least important being that a man should marry his mother." *(Mishkat Al-Masabih, Hadith 2826)*

As for the severity and weight of the sin of Riba, the Prophet *(SAAW)* said: "A dirham which a man knowingly receives in Riba is more serious than thirty-six acts of fornication." *(Mishkat Al-Masabih, Hadith 2825)*

The Qur'an is categorical in its tone when it addresses Riba. There are two similitudes

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.04

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore